Khyber Pakhtunkhwa
Commission on the Status of Women

خیبر پختونخوا میں خواتین کے حامی قوانین کا خلاصہ

خواتین کے قانونی حقوق کا تفصیلی جائزہ

Canada

Cowater International

تعارف

صنفی مساوات، خواتین کو بااختیار بنانا، خواتین کے حقوق اور تحفظ وہ تاثرات ہیں جو پوری دنیا میں متعدد تحقیقی مطالعات اور مباحثوں کا محور ہیں۔ یہ تاثرات یا اصطلاحات اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہیں جہاں ایک عورت کے ساتھ معاشرتی زندگی کے تمام شعبوں میں مردوں کے ساتھ برابر سلوک کیا جاتا ہے، اور خواتین کو اپنے معاملات پر آزادی اور اختیار حاصل کرنے، خواتین کو ہر طرح کے امتیازی سلوک اور تشدد سے بچانے اور ترقی کے یکساں مواقع حاصل کرنے کا اہل بناتا ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین جو ملک کا بنیادی اصول ہے اس میں کافی دفعات موجود ہیں جن میں صنفی مساوات، انسانی حقوق، خواتین کو بااختیار بنانے اور ہر طرح کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے تصور کو شامل کیا گیا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25 کے مطابق قانون کے سامنے تمام شہری برابر ہوں گے اور قانون کے یکساں تحفظ کے حقدار ہوں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ صرف جنس کی بنیاد پر کوئی امتیازی سلوک نہیں ہو گا۔ آرٹیکل 25 کی شق (3) ریاست کو خواتین اور بچوں کے لئے خصوصی اقدامات کی اجازت دیتی ہے۔ اسی طرح، آرٹیکل 34 قومی زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کی مکمل شرکت کو یقینی بناتا ہے

مذکورہ آئینی شقوں کے علاوہ، پاکستان نے خواتین، خواتین کے حقوق اور خواتین کو بااختیار بنانے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے عالمی سطح پر بھی وعدے کیے ہیں۔ ان میں سے کچھ عالمی وعدوں میں شامل ہیں-

(i) خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے تمام اقسام کے خاتمے کے بارے میں اقوام متحدہ کا کنونشن (CEDAW)۔

(ii) جسم فروشی کے لئے خواتین اور لڑکیوں کی اسمگلنگ کی روک تھام اور اس سے نمٹنے کے لئے سارک کنونشن۔

(iii) بچوں کے حقوق و فروخت، بچوں کے جسم فروشی اور بچوں کی فحش فلم بندی سے متعلق کنونشن۔

(iv) پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کے بارے میں وژن 2030۔ ایس جی ڈی کا مقصد نمبر 5 صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے سے متعلق ہے۔

آئین کی ضمانتوں اور ذمہ داریوں کے پیش نظر، آئین نے ریاست کو خواتین اور حقوق انسانی کے تحفظ کے حوالے سے جو ذمہ داری تفویض کی ہے اور اس کے ساتھ ہی صنفی مساوات اور خواتین کے ساتھ ہر طرح کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا عزم کے تناظر میں حکومت خیبر پختونخواہ نے خواتین کو عوامی زندگی کے بنیادی دھارے اور ترقیاتی عمل میں شامل کرنے کے لئے کچھ ٹھوس کوششیں کیں۔

اس سلسلے میں حکومت خیبر پختونخواہ نے خواتین کے تحفظ کے مقصد کے لیے بہت ساری خواتین نواز قانون سازی کی ہے، جن کا مقصد صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔ خواتین کے لیے کی گئی بعض اہم قانون سازی میں خیبر پختونخواہ غگ کی روایت

کے خاتمے کا ایکٹ، 2013، خیبر پختونخو وقار نسواں کمیشن ایکٹ، 2016، خیبر پختون خوا انفورسمنٹ آف ویمن پراپرٹی رائٹس ایکٹ، 2019 شامل ہیں۔

حکومت خیبر پختونخوا نے بھی کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف خواتین کے تحفظ 2010 کے قانون کو اپنایا ہے جو کہ کام کی جگہ پر کسی بھی طرح کے ہراساں ہونے کے خلاف خواتین کے تحفظ سے متعلق ایک اہم قانون سازی ہے۔ علاوہ ازیں خیبر پختونخوا للسائل والمحروم فاؤنڈیشن ایکٹ 2015 نافذ کیا گیا ہے جو بے سہارا خواتین اور خصوصی افراد کی مدد کے لئے بنایا گیا ہے۔

یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ خیبر پختونخوا میں خواتین کی ایسی اہم قانون سازیوں کے موجود ہونے کے باوجود یہاں کی خواتین کو اس بارے میں یا تو بلکل علم نہیں یا پھر یہ علم بہت محدود ہے۔ خواتین کی ان حامی قوانین سے عدم واقفیت یا لاعلمی کی وجہ سے خیبر پختونخوا میں خواتین اپنے قانونی حقوق کے حصول پر زور نہیں دے سکتی۔ خیبر پختونخوا میں خواتین اور دیگر متعلقہ شراکت داروں کی آگاہی کے لیے آسان زبان میں ان قوانین کا ایک عام فہم دستاویز میں یکجا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس خلاصہ (کمپینڈیم) کو خاص طور پر خواتین کے حامی قوانین کو شامل کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے جس میں ان کا مقصد، عمل درآمد کے طریقہ کار اور عام لوگوں، خاص طور پر خواتین اور عوامی عہدے رکھنے والوں کی معلومات کے طریقہ کار کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر یہ مجموعہ خواتین کو ان کے قانونی حقوق اور ان کے حقوق کے نفاذ کے طریقے کے بارے میں جاننے کے لئے رہنما اصول کے طور پر کام کرے گا۔ اس سے خیبر پختونخوا کی خواتین کو انصاف تک آسانی سے رسائی اور انہیں عوامی زندگی کے مرکزی دھارے میں لانے میں مدد ملے گی۔

مجموعہ میں مذکورہ بالا قوانین کا متن اور ہر قانون کی مختصر اور آسانی سے سمجھنے کا خاکہ شامل ہے۔ اس میں ہر قانون کی اسکیم، قانون میں شامل ضوابط کے طریقہ کار اور ان قوانین کے تحت خواتین کے لئے قدم بہ قدم قانونی راستہ متعارف کراتا ہے ۔

اس مجموعہ (کمپینڈیم) میں ان قوانین کے تحت جرائم کی نوعیت اور ان کی سزاوں، ان کے ازالے کے لئے حکام سے رجوع کرنے اور خواتین کے حقوق کے نفاذ کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

خواتین کے حامی قوانین کا مجموعہ نہ صرف پالیسی سازوں، عمومی طور پر خواتین اور خواتین کارکنوں کے لئے آسان ہو گا بلکہ وہ صوبائی سطح پر سرکاری افسران کے لئے ہینڈ بک کی حیثیت سے بھی کام کرے گا۔ اس سے خواتین کے لیے کی گئی اہم قانون سازی اور خیبر پختونخوا میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے دی گئی ضمانت سے متعلق معلومات کی فراہمی میں مدد ملے گی۔

یہ کام کنسلٹنٹس کی مشکل اور انتھک کوششوں کا نتیجہ رہا ہے۔ تاہم یہ صرف تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز خاص طور پر کینیڈا کی حکومت اور خواتین کی حیثیت سے متعلق خیبر پختونخواہ کمیشن کی مدد سے ممکن ہوا ہے۔

فہرست مضامین

	خواتین کے حامی مضامین کی تفصیل	
۱	تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین میں ترمیم) ایکٹ، 2006	4-9
۲	کام کی جگہ میں خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ 2010,	10-16
۳	خیبر پختونخوا کسٹم آف غگ ایکٹ, 2013	17-20
۴	خیبر پختونخوا وقار نسواں کمیشن ایکٹ 2016	21-24
۵	خیبر پختونخوا خواتین پراپرٹی رائیٹس ایکٹ 2019	25-30
۶	تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین میں ترمیم) ایکٹ 2006	31-46
۷	کام کی جگہ میں خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ 2010	47-60
۸	خیبر پختونخوا کسٹم آف غگ ایکٹ، 2013	61-63
۹	خیبر پختونخوا وقار نسواں کمیشن ایکٹ، 2016	64-72
۱۰	خیبر پختونخوا خواتین پراپرٹی رائیٹس ایکٹ، 2019	74-78

خواتین کا تحفظ (فوجداری قوانین)

(ترمیمی) ایکٹ مجریہ، 2006

خواتین کے تحفظ (فوجداری قوانین ترمیمی) ایکٹ، مجریہ 2006 کو پارلیمنٹ نے منظور کیا اور یکم دسمبر 2006 کو صدر پاکستان کی منظوری حاصل کی۔

مقاصد:

خواتین کے تحفظ (فوجداری قوانین میں ترمیم) ایکٹ مجریہ 2006 ایک بہت بڑا قانون ہے جس کا مقصد خواتین کو قانون کے ناجائز استعمال اور بدسلوکی کے خلاف مدد اور تحفظ فراہم کرنا ہے اور ان کے استحصال کو روکنا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 14، 25 اور 37 کے تحت آئینی ضمانتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجرمانہ قوانین میں بڑے پیمانے پر اصلاحات لانا ضروری تھا جو دوسری صورت میں خواتین کو موثر تحفظ اور ریلیف دینے کے لئے کافی نہیں تھا۔ مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے، تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین ترمیمی) ایکٹ مجریہ 2006 نے درجہ ذیل فوجداری قوانین میں ترمیم کی ہے:

(a) مجموعہ تعزیرات پاکستان مجریہ، 1860

(b) ضابطہ فوجداری مجریہ 1898۔

(c) مسلم تنسیخ نکاح کا قانون مجریہ، 1939۔

(d) زنا کا جرم (نفاذِ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979۔

(e) قذف کا جرم (نفاذِ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979۔

تحفظ خواتین (فوجداری قانون ترمیم) ایکٹ مجریہ 2006 کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں خواتیں کی حامی کونسی دفعات شامل کی گئیں؟

تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ مجریہ، 2006، کے تحت خواتین کے خلاف جرائم سے متعلق تعزیرات پاکستان حجریہ، 1860 میں مندرجہ ذیل خواتین کے حامی دفعات شامل کی گئیں۔

	Offence (جرم)	قانونی شق	سزا
ا	اغوا، یا خواتین کو شادی کے لئے مجبور کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے اغوا کرنا۔	B-365	عمر قید، نیز مجرم جرمانے کی سزا کا بھی حقدار ہو گا۔
	غیر فطری ہوس کا نشانہ بنانے کے لئے اغواء کرنا۔	A-367	(i) موت کی سزا۔ یا (ii) ایک مدت کے لئے قید بامشقت جس کی سزا پچیس سال تک ہو سکتی ہے۔ اور (iii) مجرم جرمانے کے لئے بھی حقدار ہو گا۔
	جسم فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لئے افراد کو فروخت کرنا۔	A-371	(i) قید جس کی مدت پچیس سال تک ہو سکتی ہے۔ اور (ii) مجرم جرمانے کا بھی ہو گا۔
	جسم فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لئے کسی کو خریدنا۔	B-371	(i) قید جس میں پچیس سال تک توسیع ہو سکتی ہے اور مجرم جرمانے کے لئے بھی زمہ دار ہو گا۔
	عصمت دری	376	(i) سزائے موت یا کسی بھی قسم کی قید جو دس سال سے کم نہیں ہو گی ۔ اور (iii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا۔

	حلال شادی کے نام پر کسی کے ساتھ دھوکہ دہی۔	A-493	(i) قید سخت جس کی مدت پچیس سال تک ہو سکتی ہے۔ اور (ii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا
	مجرمانہ ارادے کے ساتھ کسی عورت کو ناجائز مجامعت کے لئے استعمال کرنا یا محبوس کرنا۔	A-496	(i) کسی بھی قسم کی قید جو سات سال تک ہو سکی ہے۔ اور (ii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا۔
	حرام کاری (ایک مرد اور عورت جان بوجھ کر جماع کرتے ہیں)	A-496	(i) ایک مدت کے لئے قید جو پانچ سال تک بڑھ سکتی ہے اور (ii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا۔
	زناکاری کا جھوٹا الزام۔	C-496	(i) ایک مدت کے لئے قید جو پانچ سال تک بڑھ سکتی ہے اور (ii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا۔

کیا پاکستان پینل کوڈ 1860 میں خواتین کی حامی کوئی دوسری شق موجود ہے؟

ہاں، مذکورہ بالا جرائم کے علاوہ پاکستان پینل کوڈ، 1860 میں خواتین سے متعلق مندرجہ ذیل دیگر دفعات موجود ہیں:

S #	جرم	قانونی شق	سزا
۱	کسی عورت کی شائستگی / عفت میں خلل ڈالنے کا قصد کرنے کے لئے حملہ یا مجرمانہ طاقت کا استعمال۔	354	کسی بھی قسم کی قید جس کی توسیع دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں ایک ساتھ
۲	عورت پر حملہ یا مجرمانہ طاقت کا استعمال اور اس کے کپڑے اتارنا۔	A-354	(i) سزائے موت۔ یا (ii) عمر قید۔ اور (iii) مجرم جرمانے کے لئے بھی ذمہ دار ہو گا۔
۳	جنسی مقصد کے لئے تنگ کرنا۔	B-354	کسی بھی قسم کی قید جو سات سال تک بڑھ سکتا ہے یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہے۔
۴	شائستگی کی توہین یا جنسی طور پر ہراساں کرنا۔	B-371	(i) قید جو پانچ سال تک بڑھ سکتی ہے- یا (ii) جرمانہ جو پانچ سو یا ہزار روپے تک بڑھ سکتا ہے۔ یا (iii) دونوں ایک ساتھ۔

تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ مجریہ 2006 کے ذریعہ ضابطہ فوجداری 1908 میں کیا ترامیم کی گئیں؟

تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ مجریہ، 2006، نے ضابطہ فوجداری 1908 میں ترمیم کی ہے، تاکہ زنا، قذف اور حرام کاری کے جرائم کے لئے شکایت کا طریقہ کار پیش کیا جاسکے اور تعزیرات پاکستان کے شیڈول 1860 II میں نئے جرائم کو بھی شامل کیا جائے۔

زنا کی شکایت کا طریقہ کار کیا ہے؟

زنا کے کیس میں شکایت کے لئے درج ذیل طریقہ کار دیا گیا ہے۔

(i) کوئی عدالت زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کا جائزہ نہیں لے گی سوائے اس کے کہ مجاز دائرہ اختیار کی عدالت میں شکایت کی جائے۔

(ii) عدالت فوری طور پر شکایت اور تزکیۃ الشہود کے اصولوں کے تحت چار مرد بالغ مسلمان چشم دید گواہوں کی حلف پر تفتیش کرے گی۔

(iii) شکایت کنندہ کے کسی بھی گواہ کی جانچ پڑتال کے مواد کو تحریری شکل میں مرتب کیا جائے گا اور ان پر شکایت کنندہ، گواہوں اور عدالت کے پریذائیڈنگ آفیسر کے دستخط کیے جائیں گے۔

(iv) اگر اس میں کافی مواد اور ثبوت موجود ہیں اور عدالت مطمئن ہے کہ شکایت میں وزن ہے تو، وہ اس کیس کو آگے بڑھائے گی اور مدعا علیہان کو سمن جاری کرے گی۔

(v) اگر شکایت میں خاطر خواہ مواد نہ ہوں تو عدالت شکایت کو مسترد کر سکتی ہے۔

قذف کی شکایت کا طریقہ کار کیا ہے؟

قذف کے معاملات میں شکایات کے لئے درج ذیل طریقہ کار دیا گیا ہے۔

(i) قذف (نفاذ حد) آرڈیننس 1979 کے دفعہ 6 (2) سے مشروط، کوئی بھی عدالت مجاز دائرہ کار کی عدالت کو شکایت کے بغیر مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 7 کے تحت کسی جرم پر کاروائی نہیں کر سکے گی۔

(ii) عدالت فوری طور پر شکایت اور چار چشم دید بالغ مسلمان مرد گواہوں کا تزکیۃ الشہود کے اصولوں کی روشنی میں حلف پر تفتیش کرے گی۔

(iii) شکایت کنندہ اور گواہوں سے تفتیش کے دوران سامنے آنے والے مواد کو تحریری صورت میں لایا جائے گا اور شکایت کنندہ، گواہوں اور عدالت کے پیزائیڈنگ آفیسر سے دستخط کرایا جائے گا۔

(ii) اگر مناسب وجوہات ہوں اور عدالت مطمئن ہو کہ شکایت کی بنیاد ٹھوس وجوہات پر رکھی گئی ہے تو، وہ اس کیس پر کارروائی کرتے ہوئے مدعاعلیہان کو سمن جاری کرے گی۔

(iii) اگر شکایت میں خاطر خواہ بنیاد یا مواد نہ ہوں تو عدالت شکایت کو مسترد کر سکتی ہے۔

زناکاری کی شکایت کا طریقہ کار کیا ہے؟

زناکاری کی شکایات کے لئے درج ذیل طریقہ کار دیا گیا ہے۔

(i) عدالت پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ B-496 کے تحت کسی جرم کا نوٹس لے گی۔

(ii) عدالت فوری طور پر شکایت اور چار چشم دید بالغ مسلمان مرد گواہوں کا تزکیۃ الشہود کے اصولوں کی روشنی میں حلف پر تفتیش کرے گی۔

(iii) شکایت کنندہ اور گواہوں سے تفتیش کے دوران سامنے آنے والے مواد کو تحریری صورت میں لایا جائے گا اور شکایت کنندہ، گواہوں اور عدالت کے پیزائیڈنگ آفیسر سے دستخط کرایا جائے گا۔

(iv) اگر مناسب وجوہات ہوں اور عدالت مطمئن ہو کہ شکایت کی بنیاد ٹھوس وجوہات پر رکھی گئی ہے تو، وہ اس کیس پر کارروائی کرتے ہوئے مدعاعلیہان کو سمن جاری کرے گی۔

(v) اگر شکایت میں خاطر خواہ بنیاد یا مواد نہ ہوں تو عدالت شکایت کو مسترد کر سکتی ہے۔

اس دفعہ کے تحت کسی فرد کے خلاف کوئی شکایت نہیں کی جا سکتی ہے اگر اس کے خلاف زنا کے جرم میں دفعہ 3 A-20 کے تحت (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 کے دفعہ 5 کے تحت پہلے ہی شکایت زیر سماعت ہو۔

تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ مجریہ 2006 کے تحت زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 میں کیا ترمیم کی گئی ہے؟

خواتین کے تحفظ (فوجداری قوانین میں ترمیم) ایکٹ مجریہ، 2006 نے آرڈیننس ایبڈ کی دفعہ 3 کو حذف کر دیا جس نے اس آرڈیننس کو دوسرے تمام قوانین سے زیادہ مؤثر کر دیا۔ مزید برآں، آرڈیننس بالا سے درج ذیل جرائم کو خارج کر دیا گیا ہے۔

S #	جرم	قانو نیشق	سزا
۱	زنابالجبر کی تعریف	6	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۲	زنابالجبر کیسزا۔	7	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۳	زنابالجبر	10	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۴	خواتین کو اغوا کرنا یا شادی کے لئے مجبور کرنے پر آمادہ کرنا۔	11	حذف کر دیا گیا۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا جارہا ہے۔
۵	غیر فطری ہوس کا نشانہ بنانے کے لئے اغواء کرنا۔	12	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۶	جسمفروشی کے مقصد کے لئے کسی فرد کی فروخت	13	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۷	جسم فروشی کے مقصد کے لئے افراد کو خریدنا	14	یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۸	حلال شادی کے نام پر کسی کے اعتقاد کو دھوکہ دہی میں مبتلا کرنا۔	15	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۹	مجرمانہ ارادے کے ساتھ ناجائز جماع کے لئے عورتوں کو مائل کرنا یا محبوس کرنا۔	16	حذف ہو گیا ہے۔ یہی کچھ تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔
۱۰	کسی جرم کے مرتکب ہونے کی کوشش کی سزا۔	18	جرم کرنے کی کوشش پہلے ہی تعزیرات پاکستان کے تحت قابل سزا ہے۔
۱۱	تعزیرات پاکستان کی کچھ دفعات کا طلاق۔	19	فالتو-زنا، بدکاری، عصمت ریزی اور دیگر متعلقہ جرائم کو تعزیرات پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔

کام کی جگہ پر خواتین کو ہراسانی سے تحفظ کا ایکٹ مجریہ 2010

کام کی جگہ پر خواتین کو ہراسانی سے تحفظ کا ایکٹ 2010 میں پارلیمنٹ نے پاس کیا اور 9 مارچ 2010 کو صدر پاکستان نے اس کو منظوری دی

مقاصد:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین انسانی وقار کو اپنے شہریوں کا بنیادی حق تسلیم کرتا ہے۔ آئین کا شق 9 قرار دیتا ہے کہ انسانی وقار کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ مزید یہ کہ خواتین کو خاص طور پر کام کی جگہ پر ہراسانی سے بچانا ضروری ہے۔ قانون کی منظوری کا مقصد خواتین کو کام کی جگہ پر ہر قسم کی ہراسانی سے بچانا مقصود ہے اور ہراسانی کے اس طرح کے افعال کے لیے سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

کام کی جگہ پر ہراسانی کے معنی:

روزگار کی جگہ پر ہراسانی میں شامل ہے

(i) ناپسندیدہ جنسی پیش رفت

(ii) استدعا برائے جنسی کرم فرمائی

(iii) کوئی اور زبانی تحریری گفتگو

(iv) جنسی نوعیت کی عملی جنسی اقدام،

یا

(v) جنسی برتاؤ جو

جس کے باعث

الف۔ روزگار کی بجا آوری میں خلل پڑے

ب۔ روزگار کے ماحول کو ڈراونا، مخالفانہ اور ناگوار بنائے

یا استدعا کی عدم تعمیل پر مستغیث کے خلاف کاروائی یا سزا کے لیے ایسی کوشش یا ایسی استدعا کو ملازمت کی شرط قرار دے

کون روزگار کی جگہ پر ہراسانی کا شکایت کنندہ ہو سکتا ہے؟

کام کی کسی بھی جگہ یا ادارے میں کسی بھی سطح کا کوئی بھی ملازم روزگار کی جگہ پر ہراسانی کا شکایت کنندہ بن سکتا ہے۔ زیادہ تر کیسوں میں یہ خاتون اور یہاں تک کہ ایک مرد بھی روزگار کی جگہ پر ہراسانی کا شکایت کنندہ ہو سکتا ہے۔

روزگار کی جگہ پر شکایت کنندہ باقاعدہ یا کنٹریکٹ ملازم ہو سکتا ہے جسے روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا گھنٹوں کی بنیاد پر کام پر رکھا گیا ہو۔ ان میں انٹرنی یا کام سیکھنے والے اپرینٹس بھی شامل ہیں۔

کون کام کی جگہ پر ہراسانی کا مجرم ہو سکتا ہے؟

کام کی جگہ پر ہراساں کرنے والا مالک یا آجر، ادارے، کام کی جگہ کا ماتحت عملہ یا ہراسانی کے شکار فرد کے ساتھ کام کرنے والا بھی ہو سکتا ہے۔

ایکٹ کے مطابق مالک، آجر سے مراد کسی ادارے کے حوالے سے کوئی شخص یا اشخاص کی رجسٹرڈ شدہ یا غیر رجسٹرڈ تنظیم جو ملازمین کو بھرتی کرتا ہے۔ آجر / ماشلک میں سرکاری شعبے کے ادارے جیسے سرکاری محکمہ جات، کسی بھی قسم کے دیگر ادارے، نجی شعبے کے دفاتر، کمپنیاں اور کارپوریشن شامل ہیں۔

اس قانون کے مطابق جرم کیا ہے؟

اس قانون کے مطابق جرم ہراسانی کی تعریف میں آنے والے تمام افعال جرم شمار ہوں گے۔

ہراسانی کے جرم کے لیے کیا سزائیں مقرر کی گئی ہیں؟

معمولی سزائیں	معمولی سزاؤں میں: سرزنش ایک خاص مدت تک ترقی یا انکریمنٹ روکے رکھنا اور معاوضے کی وصولی شامل ہے۔
سنگین سزائیں	سنگین سزاؤں میں: اپنے عہدے سے کمتر عہدے / درجے پر تنزلی، جبری ریٹائرمنٹ، ملازمت سے برخاستگی، ملازمت سے برطرفی اور جرمانہ۔

مندرجہ بالا سزائیں تعزیرات پاکستان اور نافذ قوانین کے تحت ہراسانی کے جرم کی دیگر سزاؤں کے علاوہ ہوں گی۔

کام کی جگہ پر ہراساں کرنے کے شکایت کرنے والوں کے لئے ایکٹ میں کون سا قانونی طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے؟

اس ایکٹ کے تحت ملازمت کی جگہ پر ہراساں کیے جانے کے شکایت کرنے والوں کے لئے درج ذیل قانونی راستہ وضع کیا گیا ہے۔

(i) ہراساں کرنے کا شکایت کنندہ تنظیم یا کام کی جگہ کی انکوائری کمیٹی کو شکایت درج کرا سکتا ہے۔

(ii) شکایت کنندہ اپنی صوابدید کے مطابق یہ شکایت براہ راست اومبڈپرسن کو درج کر سکتا ہے۔

(iii) شکایت زبانی ہو سکتی ہے یا تحریری طور پر، تاہم بہتر ہے کہ تحریری طور پر شکایت کی جائے۔

(iv) شکایت خود یا کسی دوسرے شخص کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔

(v) شکایت کے لئے کام کی جگہ پر ہراساں ہونے کے حقائق اور حالات کو کافی تفصیل سے بیان کرنا چاہئے۔

(vi) شکایت کا طریقہ آسان اور سیدھا ہے اور کسی اضافی قانونی یا رسمی ضابطے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایکٹ کے تحت شکایات نمٹانے کے لئے کیا طریقہ کار دیا جاتا ہے؟

اس ایکٹ میں انکوائری کمیٹی یا محتسب کے ذریعہ اختیار کیے جانے والے مندرجہ ذیل طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔

انکوائری کمیٹی کے لئے طریقہ کار:

اگر انکوائری کمیٹی کو شکایت کی جاتی ہے تو، وہ مندرجہ ذیل طریقہ کار پر عمل کرے گی۔

(i) کسی بھی شخص سے کام کی جگہ پر ہراساں کرنے کی شکایت موصول ہونے پر انکوائری کمیٹی شکایت کی جانچ کرے گی اور ہراساں کرنے کے مبینہ فعل کی تحقیقات کا آغاز کرے گی تاکہ اس معاملے کے حقائق اور حالات کا پتہ لگ سکے۔

(ii) یہ شکایت موصول ہونے کے تین دن کے اندر ملزم کو اس کے اوپر لگائے گئے الزامات اور بیانات سے آگاہ کرے گی۔

(iii)ملزم کو الزام لگنے کے دن سے سات دن کے اندر انکوائری کمیٹی کو تحریری دفاع پیش کرنا ہو گا۔ اگر ملزم معقول وجہ کے بغیر مقررہ ٹائم لائن کے اندر تحریری دفاع پیش کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو کمیٹی معاملے پر یکطرفہ کارروائی کرے گی۔

(iv) کمیٹی کسی بھی شخص کو تحقیقات کے مقصد کے لئے طلب کر سکتی ہے اور حلف پر ایسے افراد کی جانچ پڑتال کر سکتی ہے۔

(v)انکوائری کمیٹی، اگر ضروری ہو تو دستاویزات، برامد یا پیش کروا سکتی ہے، حلف نامے پر ثبوت بھی حاصل کر سکتی ہے اور حتی کہ گواہی بھی ریکارڈ کر سکتی ہے۔

(vi)تحقیقات کے عمل میں حاصل کردہ بیانات اور دیگر شواہد کو خفیہ سمجھا جائے گا۔

(vii)کسی ادارے میں کسی افسر کو، اگر ضروری سمجھا جاتا ہو تو، وہ ہر پارٹی کو مشورے اور مدد فراہم کرنے کے لئے نامزد کیا جا سکتا ہے۔

(viii)انکوائری کمیٹی کسی الزام کی انکوائری کرتے ہوئے جیسے مناسب سمجھے الزام کی حمایت یا ملزم کے دفاع میں زبانی یا دستاویزی ثبوتوں کی جانچ کر سکتی ہے اور ہر فریق کو اپنے مخالف گواہوں پر جرح کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

(ix)انکوائری کے اختتام پر اگر ملزم ہراسانی کا قصوروار ثابت ہو جائے تو انکوائری کمیٹی ایکٹ کے تحت مجاز اتھارٹی کو ایک یا ایک سے زیادہ معمولی یا بڑے سزا کی سفارش کرے گی۔

محتسب کے لیے طریقہ کار:

اگر اومبڈپرسن سے براہ راست شکایت کی جاتی ہے تو، وہ مندرجہ ذیل طریقہ کار پر عمل کرے گا۔

(i) محتسب کسی بھی متاثرہ شخص کی جانب سے ہراساں کرنے کی شکایت کی اطلاع موصول ہونے پر شکایت کی جانچ کرے گا اور شکایت کی وصولی کے تین دن کے اندر ملزم کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کریں گے۔

(ii)ملزم نوٹس کی وصولی کے بعد پانچ دن کے اندر محتسب کو تحریری دفاع داخل کرے گا۔

(iii) اگر ملزم مقررہ ٹائم لائن کے اندر تحریری جواب پیش کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو محتسب یکطرفہ کاروائی کر سکے گا اور فریقین بذریعہ نمائندگان پیش ہو سکتے ہیں۔

(iv) محتسب ہراساں کرنے کے مبینہ فعل کی تحقیقات کا آغاز کرے گا تاکہ اس معاملے کے حقائق اور حالات کا پتہ لگ سکے۔

(v)اس قانون کے تحت تحقیقات کی غرض سے محتسب کسی دفتر یا کسی متعلقہ ادارے کے کسی فرد کو معلومات فراہم کرنے یا کوئی ایسی دستاویز جو محتسب کی نظر میں متعلقہ ہو اور تفتیش میں مددگار ہو کو پیش کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔

(vi) محتسب تفتیشی مقصد کے لئے کسی بھی فرد یا افراد کو طلب کر سکتا ہے اور حلف پر ایسے افراد کی جانچ کر سکتا ہے۔

(vii) محتسب اگر ضروری ہو تو دستاویزات، برامد یا پیش کروا سکتا ہے، حلف نامے پر ثبوت بھی حاصل کر سکتا ہے اور حتی کہ گواہی بھی ریکارڈ کر سکتا ہے۔

(viii) انکوائری کے اختتام پر اگر ملزم ہراسانی کا قصوروار ثابت ہو جائے تو محتسب ایکٹ کے تحت مجاز اتھارٹی کو ایک یا ایک سے زیادہ معمولی یا بڑے سزا کی سفارش کرے گا۔

(ix) محتسب اپنے فیصلے کو ریکارڈ کریں گے اور احکامات کے نفاذ کے لئے دونوں فریقوں اور متعلقہ ادارے کی انتظامیہ کو آگاہ کریں گے۔۔

کیا آجر شکایت کنندہ کے خلاف کوئی منفی کارروائی کر سکتا ہے؟

نہیں۔ شکایت کنندہ یا گواہوں کے خلاف ناگوار کاروائی نہیں کی جائے گی۔ انکوائری کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ آجر یا ملزم کسی بھی معاملے میں شکایت کنندہ کے لئے کوئی معاندانہ یا مخالفانہ ماحول پیدا نہیں کرے گا تا کہ ان پر آزادانہ طور پر ان کی شکایات کی پیروی کرنے پر دباؤ ڈالا جا سکے۔

قانون اپنے نفاذ کے لئے کیا طریقہ کار دیتا ہے؟

کام کی جگہ پر ایکٹ کی دفعات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے اور خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اس ایکٹ میں مندرجہ ذیل طریقہ کار یا ادارہ جاتی انتظامات دیئے گئی ہیں:

(i) انکوائری کمیٹی:

ایکٹ کے تحت ہر ایک ادارہ ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائے گی جو اس قانون کے تحت کام کی جگہ پر ہراساں ہونے کی شکایات کی تحقیقات کرے۔ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت، ہر آجر اپنی تنظیم یا ادارے میں انکوائری کمیٹی تشکیل دینے کا پابند ہے

انکوائری کمیٹی کی ساخت:

انکوائری کمیٹی تین ممبروں پر مشتمل ہو گی جس میں سے کم از کم ایک خاتون ہو گی۔ ایک ممبر سینئر مینجمنٹ سے ہو گا اور ایک ملازمین کا سینئر نمائندہ یا سینئر ملازم ہو گا جہاں کوئی اجتماعی سودے کاری کا ایجنٹ (سی بی اے) دستیاب نہ ہو۔

انکوائری کمیٹی کے اختیارات:

ایکٹ کی دفعات کے تحت انکوائری کمیٹی کو درج ذیل اختیارات ہیں:

(الف)ہراساں کرنے کی شکایات پر انکوائری کوانا۔

(ب)کسی بھی شخص کو طلب کرنااور حلف پر ایسے افراد کا بیان لینا۔

(س)کوئی دستاویز برآمد یا پیش کروانا۔

(د)حلف نامے پر ثبوت حاصل کرے اور حتی کہ ثبوت ریکارڈ بھی کرنا۔

(ذ)ہراساں کرنے کا فعل ثابت ہونے کی صورت میں مناسب سزا کی تجویز کرنا۔

(ii) محتسب :

حکومت قانون کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ایکٹ کے سیکشن 7 کے تحت ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججوں، معروف شہرت کے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین یا ایسے افراد میں سے جو ایک اچھی شہرت کی سول سوسائٹی آرگنائزیشن کے ساتھ 15 سال بعد از قابلیت کام کے تجربہ کے حامل ہوں میں سے ایک محتسب مقرر کرے گی۔

محتسب کے اختیارات:

ایکٹ کے تحت محتسب کے پاس درج ذیل اختیارات ہیں:

(الف)کام کی جگہ پر ہراساں ہونے کی شکایات کی تحقیقات کرنااور اس پر اپنا فیصلہ دینا۔

(ب)کسی بھی فرد یا افراد کو طلب کرنااور حلف پر اس سے بیان لینا۔

(ج)کسی بھی دستاویز یا معلومات کا حاصل کرنا۔

(د)انکوائری کمیٹی کی سفارشات پر کئے گئے مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے خلاف اپیلیں سننا۔

(iii)ضابطہ اخلاق:

ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت یہ آجر کی ذمہ داری ہوگی کہ ملازمین کو ملازمین کو ملازمت کی جگہ / ادارے میں ہراساں ہونے سے بچانے کے لئے ایکٹ کی دفعات کے مطابقت کے ساتھ ضابطہ اخلاق وضع کرے۔

کیا اس ایکٹ کا اوور رائیڈنگ اثر ہے؟

نہیں، اس ایکٹ کا کوئی غالب اثر نہیں ہے۔ یہ ایکٹ اس کے علاوہ ہو گا اور نافذ العمل کسی بھی قانون کو منسوخ یا اسی کی اہمیت کو کم نہیں کرے گا۔

خیبر پختونخوا میں غگ کے رسم کے خاتمے کا ایکٹ مجریہ، 2013۔

خیبر پختونخواہ غگ کے رسم کے خاتمے کا ایکٹ حجریہ 2013 کو 8 جنوری، 2013 کو خیبر پختونخوا اسمبلی نے منظور کیا تھا اور 17 جنوری، 2013 کو گورنر کی منظوری حاصل کی تھی۔

مقاصد:

معاشرے میں دیگر نفرت انگیز رواجوں میں "غگ" یا "نوم" نامی سماجی برائی سب سے زیادہ تھی۔ غگ بنیادی طور پر ایک رواج ہے جس کے تحت کوئی شخص زبردستی کوئی عورت کا ہاتھ اسکے والدین / سرپرست کی رضامندی کے بغیر مانگتا ہے۔ یہ روایت اسلامی شریعت کے اصولوں اور حکم کی خلاف ورزی بھی ہے جس کی وجہ سے عورت اپنی آزاد مرضی کے ساتھ جائز شادی کا معاہدہ کر سکتی ہے۔ "غگ" کی غیر قانونی روایت کی حوصلہ شکنی اور اس کے خاتمے کے مقصد کے ساتھ خیبر پختونخواہ غگ کے رسم کے خاتمے کا ایکٹ، 2013 کا نفاذ کیا گیا تھا اور اس کے لئے سخت سزا دی گئی تھی۔

"غگ" کے معنی:

ایکٹ کے تحت اصطلاح "غگ" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ ۱) ایک رواج ۲) مستعمل ۳) روایت یا ۴) ایک طریقہ کار جس کے تحت کوئی شخص کسی لڑکی کی آزاد رضامندی، اس کے والدین یا ولی کی مرضی کے بغیر اس کا ہاتھ مانگے۔

غگ کا جرم کیسے کیا جاتا ہے؟

غگ یا تو (ii) اعلانیہ یا تحریری الفاظ (یا iii) ظاہری علامات کے ذریعہ یا (iii)، براہ راست یا بالواسطہ طور پر، کسی علاقے میں عوام کے سامنے۔ والدین اور دیگر رشتہ داروں کو دھمکایا جاتا ہے کہ وہ اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے شادی کرانے سے گریز کریں اور یہ کہ۔

(i) عورت اس سے یا کسی اور خاص آدمی سے منسلک ہو گی۔ اور

(ii) کہ کوئی دوسرا مرد اس سے شادی کی تجویز پیش نہیں کرے گا یا اس سے شادی نہیں کرے گا۔

اس اعلان کے بعد کسی اور طرح سے بھی اس طرح کی عورت کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا غگ میں شامل ہے۔

"غگ" کی تعریف کے مقصد کے لئے اس میں "نوم"، "آواز" یا کوئی دوسرا لفظ یا فقرہ بھی شامل ہو گا جو "غگ" کے معنی کو ظاہر کرتا ہے۔ "عورت کے معنی "عورت کی تعریف کسی بھی عمر کی عورت کے لئے کی گئی ہے۔

غگ کا جرم کس کے خلاف ہو سکتا ہے؟

غگ کا جرم کسی بھی عمر کی کسی بھی خاتون کے خلاف ہو سکتا ہے جس کے تحت کوئی مرد اس سے زبردستی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی اور اپنی سرپرست کی رضامندی کے بغیر اس سے شادی کرے۔

"غگ" کو جرم قرار دیا گیا ہے:

"غگ" کے متاثرین کے لئے کون سا قانونی طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے؟

غگ کے جرم کے متاثرین کے لئے مندرجہ ذیل قانونی طریقہ کار دستیاب ہے۔

(i)غگ کے جرم کا نشانہ بننے والے ملزم کے خلاف تھانے میں ایف آئی آر درج کر سکتے ہیں۔

(ii)ایف آئی آر درج کرنے پر پولیس ملزم کو بغیر وارنٹ گرفتار کر سکتی ہے اور معاملے میں تفتیش کا آغاز کر سکتی ہے۔

(iii)تفتیش کی تکمیل کے بعد، تفتیشی افسر پبلک پراسیکیوٹر کے توسط سے تحقیقات کا مکمل چالان عدالت سیشن میں پیش کرے گا۔

(iv)چالان جمع کرائے جانے کے بعد عدالت ملزم کے خلاف الزام عائد کرے گی اور اس کے ساتھ جرم کی سماعت شروع ہو گی۔

غگ کے جرم میں کس عدالت کا دائرہ اختیار ہے؟

ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت، سیشن عدالت کو مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ اس کے مطابق، سیشن عدالت ایکٹ کے تحت جرم کے مقدمے کی سماعت کرے گی۔

غگ کے جرم کے لئے کیا سزا تجویز کی گئی ہے؟

ایکٹ کے سیکشن 4 میں غگ کے جرم کے لئے درج ذیل سزا تجویز کی گئی ہے۔

(الف) کسی بھی قسم کی قید جو سات سال تک ہو سکتی ہے لیکن تین سال سے کم نہیں ہو گی۔ اور

(ب) مجرم پر پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ بھی عائد ہو گا۔

کیا غگ کے جرم میں ضمانت دی جا سکتی ہے؟

نہیں، غگ کے جرم میں ضمانت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اسی ایکٹ کے ذریعہ اس کو ناقابل ضمانت قرار دیا گیا ہے۔

کیاغگ کے جرم میں صلح کیا جاسکتا ہے؟

نہیں، غگ کے جرم میں صلح نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی فریقین اس میں راضی نامہ کرسکتے ہیں۔ اس ایکٹ نے غگ کے جرم کو ناقابل راضی نامہ قرار دیا ہے۔

کیاپولیس غگ کے جرم کے کسی ملزم کو گرفتار کرسکتی ہے؟

جی ہاں. پولیس غگ کے ملزم کو عدالتی وارنٹ کے بغیر گرفتار کرسکتی ہے۔ اس ایکٹ نے غگ کے جرم کو قابل دست اندازی پولیس قرار دیا ہے۔

غگ کے جرم میں معاونت کیسے لی جاسکتی ہے؟

غگ کے جرم میں معاونت مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی طریقے سے ہوسکتا ہے:

(a)دراصل 'غگ کے ارتکاب میں مجرم کے ساتھ شریک ہونا۔

(ب)غگ کے عمل میں امداد؛ اور

(ج)غگ کے عمل کے فروغ کے لئے کسی بھی عمل کی تیاری کرنا۔

ایکٹ کے تحت 'غگ'' کے جرم میں معاونت کی سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ اس کے مطابق، اگر کوئی فرد "غگ" کے ذریعہ کسی عورت سے نکاح میں معاونت کرتا ہے تو وہ بھی اسی ایکٹ کی دفعہ 4 میں دی گئی سزا کا مستحق ہو گا۔

غگ کے جرم میں معاونت۔

ایکٹ کے تحت جرم قابل دست اندازی پولیس ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔:

اس ایکٹ نے "غگ" کے جرم کو قابل دست اندازی پولیس ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ۔

(a)پولیس ملزم کو عدالتی وارنٹ کے بغیر گرفتاری کر سکتی ہے۔

(ب)عدالت ملزم کو کوئی ضمانت نہیں دے سکتی۔

(c)جرم میں کوئی سمجھوتہ یا نجی تصفیہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایکٹ کے تحت ضابطے کے امور کیسے نمٹائے جاتے ہیں؟

اس ایکٹ کے تحت ضابطے کے امور جیسے مقدمے کی سماعت، گرفتاری اور جرم کی اطلاع دہندگی وغیرہ کے مقصد کے لئے ضابطہ فوجداری 1898 (ایکٹ نمبر V 1898) کی دفعات کو لاگو کیا گیا ہے۔ ضابطہ فوجداری کے تحت جرم کی اطلاع دہندگی، ان کے مقدمے کی سماعت اور دیگر منسلک امور کے بارے میں تفصیلی دفعات موجود ہیں۔

کیا اس ایکٹ کے دوسرے قوانین پر زیادہ اثر پڑتا ہے؟

ہاں۔ اس قانون کو دوسرے نافذ العمل قوانین پر بہت زیادہ اثر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس ایکٹ کی دفعات کسی دوسرے قانون سے متصادم ہوتے ہیں تو اس ایکٹ کی دفعات کو فوقیت حاصل ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایکٹ ایک خصوصی قانون ہے۔

خیبر پختونخوا وقار نسواں کمیشن ایکٹ، 2016

مقصد:

اس ایکٹ کا مقصد ایک آزاد اور خود مختار کمیشن قائم کرنا ہے جو اختیارات رکھتا ہو کہ وہ خواتین کے حقوق کے فروغ کے لئے موثر خدمات فراہم کرے اور صوبہ خیبر پختونخوا میں خواتین کے ساتھ ہر طرح کے امتیازی سلوک کو ختم کیا جاسکے۔

کیا قانون کسی جرم یا جرمانے کا بندوبست کرتا ہے؟

نہیں۔ قانون کوئی جرم یا جرمانہ عائد نہیں کرتا۔ قانون حکومت، اس کے محکمہ یا کسی بھی سرکاری تنظیم کو خواتین کے حامی قوانین اور پالیسیوں کے حوالے سے پالیسی ہدایات اور سفارشات فراہم کرنے کے مینڈیٹ کے ساتھ ایک خود مختار صوبائی سطح کا کمیشن تشکیل دیتا ہے اور سفارش کرتا ہے کہ موجودہ قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ صنفی مساوات کو یقینی بنایا جاسکے اور خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

ایکٹ کے تحت عمل درآمد کا کون سا طریقہ فراہم کیا جاتا ہے؟

اس ایکٹ کی دفعات پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے، ایکٹ میں مندرجہ ذیل ادارہ جاتی انتظامات تجویز کی گئی ہیں۔

(i) وقار نسواں سے متعلق کمیشن:

وقار نسواں سے متعلق کمیشن صوبائی سطح پر ایک خود مختار سب سے اوپر درجے کا ادارہ ہے۔ جو 15 سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں پر مشتمل ہے جس کا مینڈیٹ ہے کہ وہ ایکٹ کے تحت خواتین کے حامی قوانین کے بارے میں مجموعی طور پر پالیسی رہنما اصول دے۔

(ii) ایگزیکٹو کمیٹی:

ایگزیکٹو کمیٹی اعلی سطح کی واحد کمیٹی ہے جو چیئر پرسن، کمیشن کے سکریٹری اور تین دیگر ممبران پر مشتمل ہے جو کمیشن کے ذریعہ منتخب کیے جائیں گے۔

ایگزیکٹو کمیٹی کمیشن کے فیصلوں اور سفارشات کے نفاذ اور نگرانی کی ذمہ دار ہے۔

(iii) ضلعی کمیٹی:

ضلعی سطح پر موثر انداز تک رسائی حاصل کرنے کے لئے، کمیشن کو اختیار ہے کہ وہ حکومت کی منظوری سے ضلعی کمیٹیاں تشکیل دے۔ ضلعی کمیٹی میں خواتین اکثریت ہوگی اور اس کی سربراہی بھی ایک خاتون ہی کریں گی۔

ضلعی کمیٹی کا مینڈیٹ یہ ہے کہ وہ ضلع میں ہر دفتر کے لئے پالیسیاں / پروگراموں اور منصوبوں کو دیکھے، اور اس کا جائزہ لے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ صنفی خدشات کو مناسب طور پر حل کرے۔

ضلعی کمیٹیاں کمیشن کو عمل درآمد کی صورتحال سے متعلق وقتاً فوقتاً رپورٹس دینے کی بھی ذمہ دار ہیں۔

[اس ایکٹ کے تحت ادارہ جاتی انتظامات / نفاذ کے طریقہ کار]

خواتین کی وقار سے متعلق کمیشن کی ساخت کیا ہے؟

(i) ایکٹ کے دفعہ 4 ذیلی دفعہ (2) کے مطابق خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن 15 سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ہے جو حکومت کے ذریعہ مقرر کیے جائیں گے۔

(ii) ایکٹ کا تقاضا ہے کہ چیئر پرسن اور کم از کم 8 غیر سرکاری ارکان خواتین ہوں اور کم از کم ایک رکن اقلیتوں سے ہو۔

(iii) اس ایکٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سرکاری ممبران میں صوبائی اسمبلی کی دو خواتین ممبران بھی شامل ہوں گی، جن میں سے ایک کو بالترتیب حکومت اور حزب اختلاف کے بنچوں کے ذریعہ نامزد کیا گیا ہو۔

چیئر پرسن اور غیر سرکاری ارکان کے عہدے کی مدت کیا ہے؟

ایکٹ کے دفعہ 4 ذیلی دفعہ (10) میں درج شرائط / نااہلی کے معیار کے تحت چیئر پرسن اور غیر سرکاری ارکان کو 3 سال کی مدت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

کمیشن کے اجلاس کا طریقہ کار کیا ہے؟

کمیشن کے اجلاس اس طریقہ کار کے مطابق ہوتی ہیں جو ضوابط میں واضح ہے۔

سال کے ایک چوتھائی میں کمشن کا کم از کم ایک بار ملنا ضروری ہے۔ ان لازمی اجلاس ہائے کے علاوہ جب ضرورت ہو تو کمیشن مل سکتا ہے۔

خواتین کے تحفظ کے حوالے سے کمیشن کے کیا اختیارات ہیں؟

ایکٹ کے ذریعہ کمیشن کو خواتین کے حقوق کے فروغ، خواتین کے تحفظ، صنفی مساوات کو یقینی بنانے اور خواتین کے خلاف ہر طرح کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے سلسلے میں وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں کمیشن کے کچھ مخصوص اختیارات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

(الف) حکومت کی جانب سے خواتین کی ترقی اور صنفی مساوات کے لئے بنائے جانے والی پالیسی، پروگراموں، منصوبوں اور دیگر اقدامات کی جانچ پڑتال اور جہاں ضروری ہو تو متعلقہ حکام کو عمل درآمد کے لیے موزوں سفارشات کرنا۔

(ب) خواتین کے وقار اور حقوق کو متاثر کرنے والے تمام صوبائی قوانین، قواعد وضوابط کا جائزہ لیں اور امتیازی سلوک کے خاتمہ، خواتین کے مفادات کی حفاظت اور فروغ کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور بین الاقوامی معاہدوں کے تناظر میں صنفی مساوات کے حصول کے لیے ضروری قانون سازی، ترمیم یا نئی قانون سازی تجویز کرنا۔

(ج) خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی، انفرادی شکایات کے ازالے اور سماجی نگہداشت کے لئے سہولیات کے ادارہ جاتی طریقہ کار کی نگرانی، اور متعلقہ فورمز اور حکام کے ذریعہ انصاف اور معاشرتی خدمات کے بہتر انتظام اور موثر فراہمی کے لئے اقدامات کرنا۔

(د) ہر محکمہ کی پالیسیاں / پروگراموں اور منصوبوں کی جانچ اور جائزہ لے کر یہ یقینی بنانا کہ وہ صنف کے حوالے سے خدشات کو مناسب طور پر حل کرنا۔

(ڈ) حکومت کے ساتھ مشورے سے ضلعی کمیٹیاں تشکیل دیں، جس میں خواتین ارکان کی اکثریت ہو اور ضلع میں ہر دفتر کے لئے پالیسیاں / پروگراموں اور منصوبوں کا جائزہ لیں اور یہ یقینی بنانا کہ وہ صنفی خدشات کو مناسب طور پر حل کرنا۔

(ذ) عمل درآمد کے لئے ضلعی کمیٹی کو ہدایات دینا اور عمل درآمد سے متعلق وقتاً فوقتاً کمیشن سے رپورٹ لینا۔

خواتین کی وقار سے متعلق کمیشن کا ہیڈ آفس کہاں ہے؟

خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن کا مستقل سکریٹریٹ پشاور میں ہے اور ہر ایک ضلعی کمیٹی کا دفتر ضلعی سطح پر واقع ہے۔

وقار نسواں کمیشن کے مالی معاملات کیسے نمٹائے جاتے ہیں؟

کمیشن کے پاس ایک مخصوص فنڈ ہے جسے "وقار نسواں کمیشن فنڈ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ فنڈ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کی طرف سے دیئے گئے گرانٹ اور نجی افراد اور قومی یا بین الاقوامی ایجنسیوں کے عطیات پر مشتمل ہے۔ کمیشن کو فنڈ کے مختص کرنے اور اخراجات میں خود مختاری حاصل ہے۔

کیا یہ ایکٹ دوسرے قوانین پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے؟

نہیں۔ قانون دوسرے قوانین پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قانون دوسرے نافذ العمل قوانین کے ساتھ کام کرتا ہے۔

خیبر پختونخوا خواتین کی حق ملکیت کے نفاذ کا ایکٹ 2019

1. مقاصد:

اس ایکٹ کا مقصد خواتین کے زیر ملکیت جائیدادوں کے ملکیت اور قبضے کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس طرح کے حقوق کو ہراساں کرنے، جبر یا طاقت کے ذریعہ پامال نہ کیا جائے۔

ایکٹ کے تحت شکایت کنندہ کون ہو سکتا ہے؟

i ۔ کوئی بھی عورت جس کو کسی بھی ذریعہ سے اپنی ملکیت یا جائیداد کے قبضے سے محروم کر دیا گیا ہے وہ ایکٹ کے تحت شکایت کنندہ ہو سکتی ہے۔

ایکٹ کے تحت کون شکایت درج کر سکتا ہے؟

(i) وہ عورت جو کسی بھی طرح سے اپنی جائیداد کے ملکیت یا ملکیت سے محروم رہی ہے وہ خود بھی ایکٹ کے تحت شکایت درج کر سکتی ہے۔ یا

(ii) ایسی خواتین کی طرف سے کوئی دوسرا فرد۔ یا

(iii) غیر سرکاری تنظیم (این جی او) ایسی عورت کی جانب سے شکایت درج کر سکتی ہے۔ یا

(iv) اومبڈپرسن اپنی تحریک سے ہی اس معاملے کا جائزہ لے سکتا ہے۔

ایکٹ کے تحت شکایات سننے کا اختیار کس کو ہے؟

ایکٹ کے تحت خواتین کے حقوق ملکیت کے تحفظ کے لیے، کام کی جگہ پر خواتین کو ہراسانی سے تحفظ کے قانون کے سیکشن 7 کے تحت مقرر کردہ محتسب کو ایکٹ کے تحت شکایات سننے کے مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔

خواتین کے املاک کے حقوق کی شکایات درج کرنے کے لئے ایکٹ میں کیا قانونی طریقہ کار دیا گیا ہے؟

ایکٹ کے تحت شکایات کے اندراج کے لئے درج ذیل طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے

(i) ایک عورت جو کسی بھی طرح سے اپنی ملکیت کے قبضے کے حق محروم ہے وہ خود یا کسی اور شخص یا کسی این جی او کے ذریعے محتسب کو شکایت درج کر سکتی ہے۔

(ii) اومبڈپرسن اپنی ہی تحریک پر خواتین کے حق ملکیت کی خلاف ورزی پر کاروائی کر سکتا ہے۔

(iii) شکایت کے لئے طریقہ کار آسان ہے اوضابطے کی کسی اضافی طریقہ کار کی ضرورت نہیں ہے۔ سادہ کاغذ پر شکایت لکھی جاسکتی ہے۔

(iv) شکایات موصول ہونے کے بعد محتسب اس معاملے کا ابتدائی جائزہ لے گا۔

(v) اگر محتسب یہ سمجھتا ہے کہ معاملے میں مزید تحقیقات یا تفتیش کی ضرورت ہے تو وہ اس معاملے کے حوالے سے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے رجوع کریں گے۔

(vi) ڈپٹی کمشنر تفصیلی تفتیش کے بعد پندرہ دن کے اندر محتسب کو رپورٹ کریں گے۔

(vii) اگر اس معاملے میں مزید تفتیش کی ضرورت نہیں ہے اور معاملہ ظاہری طور پر درخواست سے ہی واضح ہے تو، محتسب اس معاملے کو ڈپٹی کمشنر کے پاس نہیں بھیجیں گے اور ریاست کے کسی دوسرے یا کسی نجی فرد کو جیسا بھی معاملہ ہو کو ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت حکم پاس کریں گے کہ، شکایت کنندہ خاتون کو جائیداد کا قبضہ یا اس کی ملکیت اس کے نام پر بحال کرے جو اس کی املاک سے محروم ہے۔

(viii) اگر کسی شکایت کو ڈپٹی کمشنر کے پاس مزید تفتیش کے لئے بھیجا جاتا ہے تو، محتسب ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے کے بعد، دونوں فریقین کو طلب کرے گا اور ایسی سرسری انکوائری کر سکتا ہے اور اس طرح کے ریکارڈ کے لئے مطالبہ کر سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے۔ فریقین کے اعتراضات سننے کے بعد، اومبڈپرسن اس کے مطابق شکایت کنندہ کو جائیداد کے قبضے یا اس کی ملکیت اس کے نام پر بحالی کا حکم دے گا۔

خواتین کے املاک کے حقوق کی بحالی کے سلسلے میں ایکٹ کے تحت اومبڈپرسن کے کیا اختیارات ہیں؟

ایکٹ کے تحت خواتین کے املاک کے حقوق کے مقصد کے لئے، کام کرنے کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010 کے سیکشن 7 کے تحت مقرر کردہ محتسب کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔

اس سلسلے میں، ایکٹ کے سیکشن 4 میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت دیئے گئے اختیارات کے علاوہ محتسب کو وہی اختیارات، فرائض اور اختیار حاصل ہوں گے جو کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010 کے تتحت محتسب کو دیئے گئے ہیں۔

ایکٹ کے تحت محتسب کو تفویض کردہ کچھ اہم کام مندرجہ ذیل ہیں:

(i) خواتین کے املاک کے حقوق کی خلاف ورزی کی شکایات وصول کرنا اور ان کی سماعت کرنا۔

(ii) شکایت کو مزید تحقیقات کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھیجنا۔

(iii) ڈپٹی کمشنر یا کسی اور ریاستی ادارے یا کسی نجی فرد کو شکایت کنندہ کو جائیداد کا قبضہ یا اس کا عنوان بحال کرنے کا حکم دینا۔

(iv) کسی تھانے کے انچارج کو اس کے حکم کے نفاذ کے لئے ضروری ہدایات دینا۔

(v) اگر کسی عدالت کے مناسب فیصلے کی ضرورت ہو تو ایسے کسی کیس کو عدالت میں بھیجنا۔

محتسب شکایت کو ڈپٹی کمشنر کے پاس کب بھیجیں گے؟

اگر محتسب یہ سمجھتا ہے کہ معاملے میں مزید تحقیقات یا تفتیش کی ضرورت ہے تو، وہ معاملے میں ضروری پوچھ گچھ کے لئے اس معاملے کو متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے حوالے کریں گے۔

ڈپٹی کمشنر تمام محصولات کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کر کے اس معاملے کی تحقیقات کریں گے۔

تفصیلی تحقیقات کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر پندرہ دن کے اندر محتسب کو رپورٹ کریں گے۔

ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے کے بعد محتسب کیا طریقہ کار اختیار کریں گے؟

اگر کسی شکایت کو ڈپٹی کمشنر کے پاس مزید تفتیش کے لئے بھیجا جاتا ہے تو، اومبڈپرسن ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے کے بعد، دونوں فریقوں کو طلب کرے گا اور اس طرح کی سرسری انکوائری کر سکتا ہے اور اس طرح کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

فریقین کے اعتراضات سننے کے بعد، اومبڈپرسن اس کے مطابق شکایت کنندہ کو جائیداد کے قبضے یا اس کے عنوان کی بحالی کا حکم دے گا۔

کیا محتسب کسی شکایت کو کسی عدالت میں بھیج سکتا ہے؟

جی ہاں. اگر شکایت کے ابتدائی جائزہ لینے پر یا متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے پر، محتسب کی رائے بنے کہ معاملے میں گہرائی سے تفتیش یا ثبوت کی تفصیلی رقلمبندی کی ضرورت ہے تو وہ فیصلے کے لیے معاملے کو مجاز دائرہ اختیار کی سول عدالت میں بھیج سکتے ہیں۔.

محتسب کیس کو کسی عدالت میں کس طرح بھیجے گا؟

اگر محتسب باقاعدہ تفصیلی فیصلے کے لئے کیس کو سول عدالت میں بھیجنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ مناسب ریفرنس پیش کریں گے۔

اس ریفرنس کے ساتھ محتسب یا ڈپٹی کمشنر کے ذریعہ کی جانے والی انکوائری کی کارروائی کے دوران جمع کی جانے والی تمام رپورٹس اور دستاویزات شامل ہوں گی، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے، اور اسے عدالت میں بھیجا جائے گا۔

اومبڈپرسن کے ذریعہ دائر کردہ ریفرنس کو سول دعوی سمجھا جائے گا۔

کیا محتسب کسی ایسی شکایت پر کاروائی کر سکتا ہے جس پر کسی عدالت میں کارروائی زیر التواء ہے اور کس طریقہ کار کے تحت؟

ہاں، محتسب کسی عورت کی ملکیت اور اس کے مالک ہونے کے سلسلے میں کسی مسئلے کا جائزہ لے سکتا ہے، چاہے وہ قانون کی عدالت میں زیر سماعت ہو۔ اس طرح کے معاملات میں ایکٹ میں درج ذیل طریقہ کار دیا گیا ہے۔

(i) جب عدالت میں زیر سماعت عورت کی ملکیت یا جائیداد پر قبضہ کرنے کے معاملے کے بارے میں محتسب کے پاس شکایت درج کروائی جاتی ہے تو، محتسب شکایت کنندہ اور مخالفین دونوں کی شنوائی کرے گا۔

(ii) اگر شکایت کنندہ اور مخالفین دونوں کو سننے کے بعد محتسب اس معاملے پر کاروائی کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ اس عدالت میں رپورٹ درج کریں گے جہاں یہ مقدمہ زیر سماعت ہے اور عدالت سے استغاثہ غیر مشروط طور پر ختم کرنے اور محتسب کو ایکٹ کے تحت مزید کارروائی کرنے کی اجازت دینے کے لیے درخواست کرے گا۔

(iii) اگر محتسب نے عدالت میں رپورٹ درج نہ کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ شکایت کنندہ کو عدالت میں کیس کی پیروی کرنے کی ہدایت کریں گے۔

مختلف دفعات پر عمل درآمد کے لئے ایکٹ میں کیا طریقہ کار دیا گیا ہے؟

(i) ایکٹ کا سیکشن 5 اور 10 محتسب کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی ریاستی عہدیدار کو اپنے احکامات پر اس کی روح کے مطابق عمل کرنے کا حکم دے۔

(ii) محتسب ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ عورت کے قبضے کی بحالی یا اس کی ملکیت کی واپسی کے لئے اقدامات کرے۔

(iii) محتسب تھانہ کے انچارج آفیسر کو عورت کی جائداد پر قبضہ کی بحالی کے لئے بھی ہدایت دے سکتا ہے۔

(iv) اس ایکٹ کے مقصد کو انجام دینے کے لئے، حکومت ایکٹ کے تحت قواعد میں درج کردہ شرائط وضوابط پر ایسے افسروں کی تقرری کرے گی جن کی ضرورت ہو۔

کیا کوئی شخص محتسب کے احکامات کے خلاف اپیل دائر کر سکتا ہے؟

ہاں، کوئی شخص اس طرح کے حکم کی اجرا کے 45 دن کے اندر محتسب کے احکامات کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

کیا محتسب کے زیر غور کارروائی پر کوئی عدالت یا اتھارٹی میں پوچھ گچھ کر سکتی ہے؟

نہیں، ہائیکورٹ سے اپیل کے علاوہ، کوئی بھی اتھارٹی یا عدالت محتسب سے کی کاروائی کی صداقت یا اس قانون کے تحت محتسب کے ذریعہ کی جانے والی کسی کارروائی پر سوال نہیں کر سکتی ہے۔

کیا کوئی عدالت محتسب کے زیر غور کاروائی کو روک یا حکم امتناعی دے سکتی ہے؟

کوئی بھی عدالت یا اتھارٹی محتسب کے سامنے زیر غور کاروائی، یا اس سے پہلے کسی بھی کاروائی جو کی گئی ہو یا کرنے کا ارادہ کیا گیا ہو کے سلسلے میں کاروائی روکنے، حکم امتناعی یا کوئی عبوری حکم نہیں دے سکتی۔

کیا محتسب کسی متاثرہ خاتون کے کرایہ کے نقصانات کے سلسلے میں حکم دے سکتا ہے؟

ہاں، دفعہ 5 کے تحت کارروائی کی تکمیل کے بعد، محتسب شکایات کنندہ خاتون کو اس کے جائیداد کے استعمال سے محروم کرنے والے شخص کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق عرصہ محرومی کے حساب سے جائیداد کے کرائے کے برابر رقم ادا کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔

خواتین کی حفاظت (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ مجریہ، 2006

تعزیرات پاکستان، ضابطہ فوجداری اور دیگر قوانین میں مزید ترمیم کے لئے ایک ایکٹ۔

ہر گاہ یہ امر ضروری ہے کہ خواتین کو ناجائز استعمال او قانون کے ناجائز استعمال کے خلاف سہولت اور تحفظ فراہم کیا جائے اور ان کے استحصال کو روکا جاسکے۔

ہر گاہ جہاں آئین کا آرٹیکل 14 اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انسان کی وقار اور گھر کی رازداری، محترم ہو گی۔

ہر گاہ آئین کا آرٹیکل 25 اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ صرف اور صرف جنس کی بنیاد پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا اور ریاست خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانون سازی کرے گی۔

اور ہر گاہ آئین کا آرٹیکل 37 سماجی انصاف کے فروغ اور معاشرتی برائیوں کے خاتمے کی ترغیب دیتا ہے۔

ہر گاہ جہاں بھی اس بل کا مقصد آئین کے بیان کردہ مقاصد اور اسلام کے احکامات کی تعمیل میں خاص طور پر زنا اور قذف سے متعلق قوانین کو آئین کے بیان کردہ مقاصد اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھلنا ہے۔

اور ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ مذکورہ بالا مقاصد کے لیے تعزیرات پاکستان مجریہ (1860 کا ایکٹ XLV)، ضابطہ فوجداری مجریہ، (1898 کا ایکٹ V) مسلم شادیوں کی تنسیخ کا قانون حجریہ، 1939 (VIII 1939)۔ زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979 (VII 1979)، اور قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979 (VIII 1979) میں مزید ترمیم کیا جائے گا۔

لہذا بزریعہ مندرجہ زیل قانون سازی کی جاتی ہے۔_

(1) مختصر عنوان اور آغاز۔--- (1) اس ایکٹ کو تحفظ برائے خواتین (فوجداری قوانین میں ترمیم) ایکٹ، 2006 کہا جاسکتا ہے۔

(1) یہ فوری طور پر عمل میں آئے گا۔

"365بی۔ اغوا کرنا، اغوا کرنا یا عورت کو شادی کے لئے مجبور کرنا۔"

جو بھی کسی بھی عورت کو اس مقصد سے اغوا کرلیتا ہے کہ اسے مجبور کیا جاسکے، یا یہ معلوم ہو کہ اسے کسی بھی شخص سے اس کی مرضی کے خلاف شادی کے لیے مجبور کیا جائے گا یا اس کو ترغیب یا زبردستی ناجائز مجامعت کے لئے مجبور کیا جائے گا یا یہ معلوم ہو کہ اس کے ساتھ ترغیب یا زبردستی ناجائز مجامعت کی جائے گی تو ایسے شخص کو عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی حقدار ہو گا۔ اور جو کوئی بھی بزریعہ دھمکی مجرمانہ جیسا کہ اس ضابطے تعریف کی گئی ہے۔ یا بزریعہ غلط استعمال اختیار مجبور کرنے کی کسی دوسری طریقے کسی بھی عورت کو کسی بھی جگہ سے اس ارادے کے ساتھ جانے کی ترغیب دیتا ہے، یا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ ناجائز جماع کرنے پر مجبور کیا جائے گا یا اس کی سزا بھی سزا ہو گی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔

2. نئے سیکشن کا اندراج، ایکٹ XLV : پاکستان پینل کوڈ (ایکٹ XLV یا 1860) میں، اس کے بعد سیکشن A365 کے بعد، مذکورہ "کوڈ" کے طور پر حوالہ دیا جائے گا، یعنی.

مذکورہ ضابطہ میں موجودہ دفعہ 367 کے بعد مندرجہ ذیل نئے دفعہ کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی:_

"367اے۔ کسی شخص کو غیر فطری ہوس کا نشانہ بنانے کے لئے اسے اغوا کرنا یا اغوا کرنا:

جو شخص کسی بھی شخص کو اغوا کرتا ہے تاکہ اس شخص کو غیر فطری ہوس کا نشانہ بنایا جاسکے، یا اسے کسی بھی شخص سے غیر فطری طور پر ہوس کا نشانہ بنانے کا خطرہ لاحق ہو۔ یا اس کے بارے میں جاننے کا امکان ہے کہ ایسے شخص کو اس طرح کا نشانہ بنایا جائے گا، اسے سزائے موت یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی مدت پچیس سال تک ہو سکتی ہے، اور یہ جرمانے کا بھی ادا کرنے کا زمہ دار ثابت ہو گا۔

4۔ ایکٹ نمبر XLV 1860 میں نئے دفعات کا اندراج:

مذکورہ ضابطہ میں، سیکشن 37 کے بعد، درج ذیل نئے سیکشنز داخل کیے جائیں گے، یعنی،

371.A کسی کو جسم فروشی کے مقاصد کے لئے بیچنا یعنی جو کوئی کسی شخص کو اس مقصد کے لئے بیچتا ہے یا بھرتی کرتا ہے کہ اس کو کسی وقت ملازمت دی جائے گی یا اس کو جسم فروشی کے لئے استعمال کیا جائے گا یا کسی شخص کے ساتھ غیر قانونی جماع یا کسی غیر قانونی اور غیر اخلاقی مقصد کے لیے کام لایا جائے گا، یا اسے معلوم ہو کہ ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص کو کسی بھی ایسے مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے کو پچیس سال تک قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی حقدار ہو گا۔

تشریحات: (الف) جب کسی لڑکی کو فروخت کیا جاتا ہے تو وہ مزدوری کے لئے یا کسی دوسری صورت میں کسی طوائف کے حوالے کی جاتی ہے یا کسی ایسے شخص کو دی جاتی ہے جو قحبہ چلاتا ہو ایسا شخص برعکس ثابت ہونے تک ایسا سمجھا جائے گا کہ وہ ایسی عورت کو جسم فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کرے گا۔

(ب) اس سیکشن اور سیکشن B371 کے مقاصد کے لئے، "ناجائز جماع" کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے ذریعے متحد نہ ہونے والے افراد کے مابین جنسی عمل کیا جائے۔

(2): ایکٹ نمبر XLV، 1860 میں دفعہ کا اندراج؛ تعزیرات پاکستان مجریہ 1860 (ایکٹ نمبر، 1860) جو کہ اس کے بعد "ضابطہ" کے طور رجوع کیا جائے گا، میں دفعہ A-365 کے بعد مندرجہ زیل نئی دفعہ شامل کیا جائے گا، یعنی:

B371 کسی شخص کو جسم فروشی کے مقاصد کے لیے خریدنا وغیرہ۔ جو شخص کسی بھی شخص کو اس مقصد سے خریدتا ہے، اس کی خدمات حاصل کرتا ہے یا اس کی ملکیت حاصل کرتا ہے کہ اس کو کسی بھی وقت کسی بھی شخص کے ساتھ جسم فروشی یا ناجائز جماع کے مقصد کے لئے یا کسی غیر قانونی اور غیر اخلاقی طور پر استعمال کیا جائے گا۔، یا یہ جاننا ممکن ہے کہ اس طرح کے فرد کو کسی بھی وقت ایسے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا، اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت میں بیس سال تک کی توسیع ہو سکتی ہے، اور وہ جرمانہ بھی ادا کرنے کا زمہ دار ہوں گے۔

وضاحت:

کوئی طوائف یا کوئی اور شخص جو قحبہ خانہ چلاتا ہو یا اس کا انتظام کرتا ہو جو لڑکی خریدتا ہے، اس کی خدمات حاصل کرتا ہے یا دوسری صورت میں اس کا قبضہ حاصل کرتا ہے، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے یہ فرض کیا جائے گا کہ اس نے اس عورت فحش کاری کے لئے حاصل کیا ہے۔

ایک ایکٹ نمبر, XLV 1860، میں نئے دفعات کا اندراج:

مذکورہ ضابطہ میں، دفعہ 374 کے بعد، درج ذیل نئے سیکشن 375 اور 376 کو داخل کیا جائے گا، یعنی:

"375 عصمت دری: ایک شخص کو عصمت دری کا مرتکب کیا جائے گا جس نے کسی عورت کے ساتھ مندرجہ زیل کسی بھی پانچ حالات میں جماع کیا ہو: عوامل کے ساتھ کسی قانون سے جماع کیا ہے۔

(i)اس کی مرضی کے خلاف

(ii)بغیر اس کی رضا کے۔

(iii)اس کی رضامندی کے ساتھ، جب اسے موت کے خوف یا تکلیف کے خوف میں ڈال کر اس کی رضامندی حاصل کی گئی ہو۔ جب مرد جانتا ہو کہ اس نے اس سے شادی نہیں کی ہے اور رضامندی اس لئے دی گئی ہے کہ اس کا ماننا ہے کہ یہ وہ شخص اور شخص ہے جس سے وہ شادی شدہ ہے یا:

(iv)جب اس کی عمر سولہ سال سے کم ہو تو اس کی رضامندی کے ساتھ یا اس کے بغیر۔

وضاحت: عصمت دری کے جرم کے لیے دخول ہی کافی ہے۔

376. عصمت دری کی سزا۔ جو کوئی بھی عصمت دری کا جرم کرے گا وہ سزائے موت یا کسی بھی قسم کی قید کی سزا کا حقدار ہو گا جو کم از کم دس سال اور 25 سال سے زیادہ نہیں ہو گا اور جرمانہ بھی ہو گا۔

۔جب سب کے مشترکہ ارادے کے پیش نظر دو یا زیادہ افراد کے ذریعہ عصمت دری کا ارتکاب کیا جاتا ہے تو، ایسے ہر فرد کو عمر قید یا سزائے موت ہو گی۔

6. نئے سیکشن کا اندراج، ایکٹ XLV 1860:-ایکٹ نمبر XLV، 1860 میں نئے دفعہ کا اندراج:

ضابطہ مذکورہ میں موجودہ دفعہ 493 کے بعد مندرجہ ذیل نئی دفعہ شامل کیا جائے گا، یعنی؛

"A493 کسی آدمی کا عورت کے ساتھ اکھٹا رہنا اس یقین کے ساتھ کہ وہ دونوں قانونی طور پر شادی شدہ ہیں:

ہر شخص جو کسی عورت کو دھوکہ دہی کے ساتھ اسے ساتھ رکھے اور یہ یقین دلائے کہ وہ اس سے قانونی طور پر شادی شدہ ہیں تو وہ شخص قید کا حقدار ہے جو پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستحق ہو گا۔

7. ایک ایکٹ نمبر XLV، 1860 میں نئے دفعات کا اندراج: مذکورہ ضابطہ میں موجودہ دفعہ 496 کے بعد درجہ ذیل نئے دفعات شامل کئے جائیں گے، یعنی؛

A-496۔ کسی عورت کو مجرمانہ ارادے سے بہلانا پھسلانا، ساتھ لے جانا یا محبوس کرنا۔ جو بھی کسی بھی عورت کو اس نیت سے کہ کوئی اس کے ساتھ غیر قانونی طور پر جنسی تعلقات قائم کرنے کے لیے اسے مرغوب کرے یا اس کو اسی نیت سے محبوس کرے تو اس شخص کو قید کی سزا ملے گی جو سات سال تک ہو سکتا ہے اور یہ شخص جرمانے کا بھی حقدار ہو گا۔

B496بدکاری:

(1)غیر شادی شدہ مرد اور عورت اگر رضامندی سے جماع کریں تو وہ بدکاری کے مرتکب کہلائیں گے۔

(2)جو بھی بدکاری کا مرتکب ہوتا ہے اسے پانچ سال تک کی سزا ہو سکتی ہے اور اس پر رجرمانہ بھی عائد ہو گا جو دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گا۔

C496 زناکاری کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا۔ جو بھی شخص کسی کے خلاف زناکاری کے جھوٹے الزام لگاتا ہے یا جھوٹے الزام کا ثبوت پیش کرتا ہے تو اسے پانچ سال تک کی قید کی سزا ہو سکتی ہے اور اس پر دس ہزار روپے تک جرمانہ بھی عائد ہو گا۔

بشرطیکہ کسی عدالت کے پریذائیڈنگ آفیسر ضابطہ فوجداری حجریہ 1898 کے سیکشن 203 سی کے تحت کسی شکایت کو خارج کرتے ہوئے اور ملزم کو صفائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد اگر مطمئن ہو کہ اس سیکشن کے تحت کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو اسے مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ہو گی اور فوری طور پر سزا سنائے گا۔

8. ایکٹ نمبر V 1899 میں نئے دفعات کا اندراج: ضابطہ فوجداری حجریہ 1898 (ایک ایکٹ نمبر V 1898) میں موجودہ دفعہ 203 کے بعد مندرجہ زیل نئے دفعات شامل کئے جائیں گے یعنی،

"A203۔ مقدمہ زنا میں شکایت..

(1)کوئی بھی عدالت جرم زنا (نفاذ حدو) آرڈیننس 1979 (آرڈیننس نمبر VII 1979) کے دفعہ 5 کے تحت زنا کے جرم پر کاروائی نہیں کر سکے گا، سوائے اس کے کہ مجاز عدالت میں شکایت درج کی جائے۔

(2)کسی عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر کسی شکایت پر کسی جرم کا جائزہ لیتے ہوئے فوری طور پر عمل دخول کے لئے جو کہ جرم کے لئے ضروری ہے فوری طور پر حلف کے ساتھ شکایت کنندہ اور کم سے کم چار مسلمان، بالغ مرد چشم دید گواہوں کی جانچ کرے گا، جس کے بارے میں عدالت مطمئن ہے کہ وہ سچے لوگ ہیں اور بڑے گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں۔

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو، عینی شاہدین غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

وضاحت: اس حصے میں "تزکیۃ الشہود" کا مطلب ہے انکوائیری کے طریقہ کار کا جو کہ کوئی عدالت اپنے آپ کو کسی گواہ کی ساکھ کے متعلق مطمئن کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔

(3) شکایت کنندہ اور عینی شاہدین کی جانچ پڑتال کا مادہ تحریری طور پر مرتب کیا جائے گا اور اس پر شکایت کنندہ عینی شاہدین اور عدالت کے پریزائیڈنگ افسر کے دستخط ہوں گے۔

(4) اگر عدالت کے پریذائیڈنگ آفیسر کی رائے میں، کارروائی کی کافی گنجائش ہے تو، عدالت ملزم کی ذاتی حاضری کے لئے سمن جاری کرے گی۔

(5) عدالت کا پریزائیڈنگ افسر جس کے سامنے شکایت کی گئی ہو یا اس کو منتقل کی گئی ہو اگر شکایت کنندہ اور چار گواہوں کے بیانات حلفی پر غور کرنے کے بعد مطمئن ہو کہ کیس کو آگے بڑھانے کے لیے کوئی مناسب گرائونڈ نہیں ہے تو وہ کیس کو ختم کر سکتا ہے تاہم اس کے لیے وہ وجوہات ریکاڈ کرے گا۔

B203 قذف کے کیس میں شکایت۔

(1) قذف کے جرم (نفاذ حدود ایکٹ) آرڈیننس، 1979 (آرڈیننس نمبرVII، 1979) کے دفعہ 6 کے ضمنی شق (2) سے مشروط، کوئی بھی عدالت مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 7 کے تحت کسی جرم پر کاروائی نہیں کرے گی، سوائے اس کی شکایت کے جو مجاز دائرہ اختیار کی عدالت میں دائر کی جائے گی۔

(2) عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر کسی شکایت پر کسی جرم کا جائزہ لیتے ہوئے فوری طور پر شکایت کنندہ اور چشم دید گواہوں کا حلف پر معائنہ کرے گا جیسا کہ جرم قذف (نفاذ حد) (آرڈیننس، 1979VIII) کے سیکشن 6 میں مذکور ہے قذف کے اس فعل کا جو جرم کے لئے ضروری ہے۔

(3) شکایت کنندہ اور گواہوں کی جانچ پڑتال کا مادہ تحریری شکل میں مرتب ہو جائے گا اور جیسے بھی صورت ہو اس پر شکایت کنندہ اور گواہوں کے دستخط کیے جائیں گے اور عدالت کے پریزائیڈنگ آفیسر بھی اس پر دستخط کریں گے۔

(4) اگر کسی عدالت کے پریذائیڈنگ آفیسر کی رائے میں کیس پر کاروائی کی کافی گنجائش موجود ہے تو عدالت ملزم کی ذاتی حاضری کے لئے سمن جاری کرے گی۔

(5) کسی عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر، جس کے سامنے پہلے شکایت کی گئی ہو یا جسے منتقل کیا گیا ہو اگر شکایت کنندہ اور گواہوں کے بیانات حلفی پر غور کرنے کے بعد مطمئن ہو کہ اس کے خیال کے مطابق کیس آگے بڑھانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ تو وہ کیس ختم کر سکتا ہے تاہم اس کے لیے اسے وجوہات ریکارڈ کرنے ہونگے۔

C203 زناکاری کی صورت میں شکایت۔

(1) کوئی بھی عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ A496 کے تحت کسی جرم پر کاروائی نہیں کرے گی، سوائے اس کے کہ کسی مجاز دائرہ اختیار کی عدالت میں شکایت درج کی جائے۔

(2) عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر کسی جرم پر کاروائی کرتے ہوئے فوری طور پر حلفاً شکایت کرنے والے اور کم سے کم دو عینی شاہدین کے ذریعہ بدکاری کے مرتکب ہونے کی جانچ کرے گا۔

(3) شکایت کنندہ اور عینی شاہدین کی جانچ پڑتال کا مادہ تحریری کیا جائے طور پر مرتب ہو جائے گا اور جیسے بھی صورت ہو اس پر شکایت کنندہ اور گواہون کے دستخط لیے جائیں گے اور عدالت کا پریذائڈنگ آفیسر بھی اس پر دستخط کریں گے۔

(4) اگر کسی عدالت کے پریذائیڈنگ آفیسر کی رائے میں کارروائی کرنے کی کافی گنجائش ہے تو عدالت ملزم کی ذاتی حاضری کے لئے سمن جاری کرے گی۔

بشرط یہ کہ کسی عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر کسی ضمانت کے بغیر ذاتی ضمانت کے سوا کسی بھی قسم کی سیکیورٹی پیش کرنے کی ضرورت نہیں کرے گا، تاکہ مزید کارروائی میں عدالت کے روبرو حاضری کو یقینی بنایا جاسکے۔

(5) کسی عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر، جس کے سامنے پہلے شکایت کی گئی ہو یا جسے منتقل کیا گیا ہو اگر مطمئن ہو کہ شکایت کنندہ اور گواہوں کے حلفیہ بیانات کے پیش نظر کیس کو آگے بڑھانے کے لیے مواد کافی نہیں ہے تو وہ کیس کو ختم کر سکتا ہے اور ایسے معاملے میں وہ اپنے فیصلے کی وجوہات ریکارڈ کرے گا۔

(6) مذکورہ بالا دفعات، یا اس وقت کے لئے کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کچھ بھی ہونے کے باوجود، اس دفعہ کے تحت کسی بھی قسم کی کوئی شکایت قابل عمل نہیں ہوگی، جس پر زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979 (آرڈیننس نمبر، 1979) کی دفعہ 5 کے تحت زنا کا الزام لگایا گیا ہے اور جن کے خلاف اس ضابطہ کی دفعہ A203 کے تحت کوئی شکایت زیر التواء ہے یا اسے خارج کر دیا گیا ہے یا جسے بری کر دیا گیا ہے یا کسی ایسے شخص کے خلاف جو شکایت کنندہ یا زیادتی کے معاملے میں شکار ہے۔

9. ایکٹ نمبر V، 1898 جدول II میں ترمیم۔

ضابطہ فوجداری حجریہ 1898 (ایکٹ نمبر V، 1898) کے جدول II میں۔

(i) کالم 1 میں دفعہ 365 A اور کالم 2 سے 8 میں اس سے متعلق اندراجات کے بعد، درج ذیل درج کیا جائے گا۔

1	2	3	4	5	6	7	8
365B	Kidnapping abducting or inducing woman to compel for marriage etc.	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Imprisonment for life and fine.	Ditoo.

(ii) کالم 1 میں دفعہ 367 اور کالم 2 سے 8 میں اس سے متعلق اندراجات کے بعد، مندرجہ ذیل داخل کیا جائے گا، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
367A	Kidnapping or abducting in order to subject person to unnatural lust.	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Death or rigorous imprisonment which may extend to twenty-fiveye arsandfine.	Ditto.

(iii) کالم 1 میں دفعہ 371 اور کالم 2 سے 8 میں اس سے متعلق اندراجات کے بعد، مندرجہ ذیل داخل کیے جائیں گے، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
371A	Selling person for purposes of prostitution, etc.	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Imprisonment which may extend to twenty-fiveye arsand fine.	Ditto.
371B	Buying person for purposes of prostitution, etc.	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Imprisonment which may extend to twenty-fiveye arsand fine.	Ditto;

(iv) سیکشن 374 کے بعد "عصمت دری" کے سرخی کو داخل کیا جائے گا۔

(v)کالم 1 سے 8 میں دفعہ 376 سے متعلق موجودہ اندراجات کے لئے درج ذیل تبدیل کیا جائے گا، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
376	Rape	May arrest without warrant	Warrant	Not bailable.	Not compoundable.	Death or imprisonment not less than ten years or more than twenty-five years and fine.	Court of Sessions;
						Death or imprisonment for life, if the offence committed by two or more persons in furtherance of common intention.	

(vi)کالم 1 میں سیکشن 493 اور کالم 2 سے 8 میں ان سے متعلق اندراجات کے بعد، مندرجہ ذیل داخل کیا جائے گا، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
493A	Cohabitation caused by a man deceitfully inducing a belief of lawful marriage.	May arrest without warrant	Warrant	Not bailable.	Not compoundable.	Rigorous Imprisonment which may extend to twenty-five years and fine.	Ditto;

(vii) دفعہ 494 میں کالم 1 میں دفعہ 494 میں، کالم 3 میں، لفظ "دٹو" کے لئے"، "بغیر کسی وارنٹ کے گرفتار نہیں ہوں گے" کے الفاظ تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

(viii) دفعہ 496 میں کالم 1 میں اور کالم 2 سے 8 میں اس سے متعلق اندراجات کے بعد، مندرجہ ذیل داخل کیا جائے گا، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
496A	Enticing or taking away or detaining with criminal intent a woman.	May arrest without warrant	Ditto	Not bailable.	Ditto	Imprisonment of either description which may extend to seven years and fine.	Court of Sessions Or Magistrate of the first class;
496B	Fornication	Shall not arrest without warrant.	Summons	Bailable	Not compoundable	Imprisonment which may extend to five years and fine not exceeding ten thousand rupees.	Magistrate of the first class;
496C	False accusation Of Fornication	Shall not arrest without warrant.	Summons	Bailable	Not compoundable	Imprisonment which may extend to five years and fine not exceeding ten thousand rupees.	Magistrate of the first class; and

(ix)"جرائم برخلف دیگر قوانین" کے عنوان کے تحت کالم 1 میں آخری اندراج اور کالم 2 سے 8 میں اس سے متعلق اندراجات کے بعد مندرجہ ذیل شامل کیے جائیں گے، یعنی۔

1	2	3	4	5	6	7	8
Section 5 of Ordinance VII of 1979	Zina	Shall not Arrest Without warrant.	Summons	Bailable	Not compoundable.	Stoning to death in case of Muhsan and if not Muhsan whipping not exceeding one Hundred stripes.	Court of Sessions
Section 7 of Ordinance VIII of 1979	Qazf	Shall not Arrest Without warrant.	Summons	Bailable	Not compoundable	Whipping Numbering eighty stripes.	Court of Sessions.

(10) 1979 کے آرڈیننس VII کے دفعہ 2 میں ترمیم۔ زنا کے جرم میں (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979، (آرڈیننس نمبر VII 1979) کے دفعہ 2 میں:

(i) شق (اے) کے بعد، درج ذیل نئی شق (اے اے) داخل کی جائے گی، یعنی۔

"(اے) "اعتراف جرم" اس کے برعکس کسی بھی عدالت کے فیصلے کے باوجود کا مطلب ہے زبانی بیان جو زنا کے جرم کو واضح طور پر تسلیم کرتا ہو اور جو کہ اس معاملے میں دائرہ اختیار رکھنے والے سیشن کی عدالت کے سامنے ملزم نے رضاکارانہ طور پر دیا ہو یا ضابطہ فوجداری مجریہ، 1898 (V ایکٹ 1898) کے سیکشن A203 کے تحت سمن وصول ہونے پر اور،

(ii) شق (c) اور (e) کو خارج کیا جائے گا۔

(11). آرڈیننس VII، 1979 کے دفعہ 3 کا اخراج (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 ((1979 کا آرڈیننس نمبر VII) کے دفعہ 3 کو خارج کیا جائے گا۔

(12)۔1979 کے آرڈیننس VII کے دفعہ 4 میں ترمیم زنا کا جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VI)، دفعہ 4 میں، لفظ "درست طریقے سے" اور آخر میں وضاحت کو خارج کیا جائے گا۔

(A12)۔ آرڈیننس 1979VII دفعہ میں نئے دفعہ کا اندراج: زنا کے جرم میں (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979 (آرڈیننس نمبر 1979 VII)، میں دفعہ 5 کے بعد، درج ذیل نئے دفعہ کو داخل کیا جائے گا، یعنی:

"A5۔ کچھ دفعات کے تحت کوئی معاملہ تبدیل یا درج نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 5 کے تحت زنا کی شکایت کو ضابطہ فوجداری کے ضابطہ 1989 کے سیکشن 203 اے کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور جب کسی کیس میں بھی زیادتی کا الزام عائد ہوتا ہے تو اس کو پاکستان پینل کوڈ 1860-XLV) کی دفعہ 496 اے کے تحت زناکاری کی شکایت میں تبدیل نہیں کیا جا سکے گا اور زناکاری کی کوئی شکایت کسی بھی مرحلے پر زنا کی دفعہ 5 (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 (آرڈیننس نمبر 1979 VII) کے تحت زنا کی شکایت میں تبدیل نہیں ہو گی یا اسی طرح کی نوعیت کا جرم جو اس وقت سے کوئی اور قانون نافذ ہے۔

(13)۔1979 کے آرڈیننس VII کے دفعات 6 اور 7 ن کا اخراج: زنا کا جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VII)، دفعہ 6 اور 7 کو خارج کیا جائے گا۔

(14). ۔ 1979 کے آرڈیننس VII کے دفعہ 8 میں ترمیم: زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VII) کے دفعہ 8 میں،

(i) الفاظ اور کوما "یا زنا بل جبر" کو مٹایا جائے گا۔ اور

(ii) حاشیہ نوٹ میں، "یا زنا بل جبر" کے الفاظ خارج کئے جائیں گے۔

(15).۔ آرڈیننس VII، 1979 کے دفعہ 9 میں ترمیم۔

زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979، (آرڈیننس نمبر 1979 VII.) کے دفعہ 9 میں،

(i) الفاظ "یا زنا بالجبر" کو ہٹایا جائے گا۔

(ii) ذیلی دفعات (3) اور (4) ہٹا دیئے جائیں گے۔

(16).۔ آرڈیننس 1979، VII کے دفعات 10 سے 16, 18, اور 19 کو ہٹانا۔

زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979 (آرڈیننس نمبر VI,1979) کے دفعات 10, سے ،18, دفعہ 16 اور 19 ہٹا دئے جائیں گے۔

(17).۔ 1979 کے آرڈیننس VII کے دفعہ 17 میں ترمیم۔ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979، (آرڈیننس نمبر 1979 VII) کے دفعہ 17 میں الفاظ اور ہندسہ "یا دفعہ 6" ہٹا دیئے جائیں گے۔

(18). 1979 کے آرڈیننس VII کے دفعہ 20 میں ترمیم۔ زنا کے جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VII)، سیکشن 20 میں،

(i) ذیلی دفعہ شق (1) میں، پہلی پرووِیسو کو خارج کر دیا جائے گا اور دوسرے پرووِیسو شق میں، لفظ "مزید" کو خارج کر دیا جائے گا۔

(ii) ذیلی دفعہ شق (3) کو خارج کیا جائے گا اور

(iii) ضمنی دفعہ (5) کو خارج کیا جائے گا۔

(19) 1979 کے آرڈیننس VIII کے دفعہ 2 میں ترمیم جرم قذف۔ (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979 کے آرڈیننس نمبر VIII) میں دفعہ 2 کی شق (a) کے لئے درج ذیل کو تبدیل کیا جائے گا، یعنی:

"(a) "بالغ"، "حد" اور "زنا" کے وہی معنی ہیں جو جرم زنا (نفاذِ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979 "میں ہیں اور۔

(20) 1979 آرڈیننس VIII دفعہ نمبر 4 میں ترمیم۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979 (1979 کا آرڈیننس نمبر VIII) کی دفعہ 4 کو خارج کیا جائے گا۔

(21). 1979 کے آرڈیننس VIII کے دفعہ 6 میں ترمیم۔ جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 میں، دفعہ 6 کو بحیثیت دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (1) کا نمبر دیا جائے گا اور ذیلی دفعہ (1) جیسا کہ مذکورہ بالا میں نمبر دیا گیا، کے بعد درجہ ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کیا جائے گا، یعنی؛

"(2) کسی عدالت کا پریذائیڈنگ آفیسر ضابطہ اخلاق 1898 کے سیکشن 203 اے کے تحت کسی شکایت کو خارج کرتے ہوئے یا زنا کے نفاذ (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979 کی دفعہ 5 کے تحت کسی ملزم کو بری کر دیتی ہے (1979 کا آرڈیننس VII)، اگر اس بات سے مطمئن ہوں کہ قذف کے ذمہ دار جرم کے مرتکب ہونے کا ارتکاب کیا گیا ہے تو، اسے قذف کے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہو گی اور وہ دفعہ 7 کے تحت سزا سنانے کے لئے آگے بڑھے گا۔"

(22) 1979 کے آرڈیننس VIII کے دفعہ 8 میں ترمیم۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979 کے آرڈیننس نمبر VIII) کے دفعہ 8 میں، الفاظ، "پولیس کو دی گئی ایک رپورٹ کو ہٹا دیا جائے گا۔

(23) سیکشن 1979 کے آرڈیننس VIII کے دفعہ 9 میں ترمیم۔ قذف کے جرم میں (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979 (آرڈیننس نمبر VIII 1979)، سیکشن 9 میں زیلی دفعہ (2) کے لیے مندرجہ زیل شق متبادل ہو گی یعنی:

(2) کسی ایسے معاملے جس میں حد کی نفاذ سے پہلے، شکایت کنندہ قذف اپنے الزام کو واپس لے لیتا ہے، یا یہ بیان کرتا ہے کہ ملزم نے غلط اعتراف کیا تھا یا کسی گواہ نے جھوٹی گواہی دی تھی اس پر حد نافذ نہیں ہو گی۔

(24) 1979 کے آرڈیننس ہشتم کے دفعات 10 سے 13 اور 15 میں ترمیم۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VIII) کی دفعہ 10 سے 13 اور 15 کو خارج کر دیا جائے گا۔

(25). (1979 کے آرڈیننس VIII) کے دفعہ 14 میں ترمیم۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 میں (دفعہ 14 میں زیلی دفعات (3) اور (4) کو خارج کیا جائے گا۔

(26) 1979 کے آرڈیننس ہشتم کے سیکشن 16 کا خاتمہ۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 (1979 کا آرڈیننس نمبر VIII) کے جرم میں، دفعہ 16 کو خارج کیا جائے گا۔

(27) 1979 کے آرڈیننس VIII کے دفعہ 17 میں ترمیم۔ جرم قذف (نفاذِ حدود) آرڈیننس مجریہ، 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VIII) کی دفعہ 17 میں،

(i) پہلی پراویسو شق کو خارج کر دیا جائے گا۔

(ii) دوسرے پراویسو شق کے لئے درج ذیل کو تبدیل کیا جائے گا،

"بشرطیکہ سیکشن 7 کے تحت قابل سزا جرم سیشن کورٹ کے ذریعہ قابل سماعت ہو اور مذکورہ ضابطہ کی دفعہ 30 کے تحت مجسٹریٹ کے ذریعہ یا اس کے سامنے قابل سماعت نہ ہو گی اور سیشن عدالت کے حکم کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں کی جا سکے گا۔'

(28) 1979 کا آرڈیننس VIII میں دفعہ 19 کا خاتمہ۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979، (1979 کا آرڈیننس نمبر VIII) کی دفعہ 19 کو خارج کیا جائے گا۔

(29) مسلم تنسیخ نکاح کا قانون مجریہ 1939 (1939 کا ایکٹ نمبر VII) میں نئی شق داخل کرنا: مسلم تنسیخ نکاح کا قانون مجریہ 1939 (1939 کا ایکٹ نمبر VII) میں دفعہ 2 میں شق (VII) کے بعد مندرجہ ذیل نئی شق داخل کی جائے گی، یعنی:

(لعان)

وضاحت: لعان کا مطلب ہے جہاں شوہر نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہو اور بیوی الزام کو سچ قبول نہیں کرتی ہو۔

کام کی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کے خلاف تحفظ کا ایکٹ مجریہ 2010

ایک قانون جس کا غرض کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ہر گاہ آئین شہریوں کے وقار کے بنیادی حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔

ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے بچانے کے لئے یہ انتظام کرنا مناسب ہے۔

لہذا مندرجہ زیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

1. **مختصر عنوان اور آغاز**---(1) جائز ہے کہ اس قانون کو کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ کے نام سے موصوم کیا جائے۔

(1) یہ پورے پاکستان میں لاگو ہو گا۔

(2) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

2. **تعاریف**---ایکٹ ہذا میں تمہید کے برعکس اصلاحات اور معنی کی ترتیت اس طرح کی جائے۔

(الف) "ملزم" کا مطلب ہے کسی تنظیم کا ملازم یا آجر جس کے خلاف اس ایکٹ کے تحت شکایت درج کی گئی ہو۔

(ب) "سی بی اے" کا مطلب ہے اجتماعی سودا کا ایجنٹ جیسا کہ انڈسٹریل ریلیشنس ایکٹ مجریہ 2008 میں فراہم کیا گیا ہے، یا کوئی دوسرا قانون جو اس وقت نافذ العمل ہو۔

(ج) "ضابطہ" کا مطلب ضابطہ اخلاق ہے جیسا کہ اس ایکٹ کے جدول میں ذکر کیا گیا ہے۔

(د) "مجاز اتھارٹی" اتھارٹی جو انتظامیہ کے ذریعہ اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

(ذ) "شکایت کنندہ" سے مراد وہ عورت اور مرد ہیں جنھوں نے محتسب کو یا انکوائری کمیٹی کو ہراساں کرنے کے واقعے سے پریشان ہونے پر شکایت کی ہو۔

(س)"ملازم"کا مطلب ہے باقاعدہ یا معاہدہ کرنے والا ملازم چاہے وہ روزانہ، ہفتہ وار، یا ماہانہ یا گھنٹہ کی بنیاد پر ملازمت کرتا ہو، اور اس میں انٹرن یا اپرنٹیس بھی شامل ہیں۔

(ش)کسی تنظیم کے سلسلے میں "آجر" سے مراد کسی بھی شخص یا افراد کا جسم ہوتا ہے چاہے وہ ادارے کی حیثیت سے تشکیل یافتہ ہو یا نہ ہو، جو ملازمت کے معاہدے کے تحت کسی تنظیم میں کارکنوں کو ملازم کرتا ہے اور اس میں شامل ہے۔

(i)ایسے شخص کا ایک وارث، جانشین یا تفویض، جیسا کہ معاملہ ہو، یا مذکورہ بالا ادارہ۔

(ii)کوئی بھی شخص جو انتظامیہ اور انتظام لاری کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار ہو۔

iii))ایک تنظیم یا کسی بھی سرکاری وفاقی یا صوبائی محکمہ کے تحت چلنے والی تنظیموں کے گروہ کی صورت میں اسی مقصد کے لیے بنائی گئی اتھارٹی جبکہ اتھارٹی کی عدم دستیابی کی صورت میں محکمہ یا وزارت کا سربراہ جیسی بھی صورت میں ہو۔

(iv)مقامی اتھارٹی، یا اس کے ذریعہ چلنے والی کسی تنظیم کے مقرر کردہ عہدیدار، یا جہاں کوئی افسر مقرر نہیں ہوتا ہے، اس اتھارٹی کا چیف ایگزیکٹو یا عہدیدار۔

(v)کسی بھی تنظیم کے مالک، اس طرح کی تنظیم اور اس کے امور کے انتظام سے متعلق ہر ڈائریکٹر، منیجر، سکریٹری، ایجنٹ یا عہدیدار یا شخص۔

(vi)ایک ٹھیکیدار یا کسی ٹھیکیدار کی تنظیم جو یا کسی دوسرے افراد کی ضروری یا خدمت کو کسی دوسرے فرد یا تنظیم کے لیے کسی بھی مقصد کے لئے حاصل کرتی ہو چاہے وہ اجرت کی بنیاد پر ہو یا کسی بھی دوسری بنیاد پر۔

(vii)کسی وفاقی یا صوبائی یا مقامی اتھارٹی کے ڈویژن کے ایک محکمہ کے عہدیدار جو انتظامی، سیکریٹری یا نظامت کے کیڈر یا نگرانوں یا ایجنٹوں کے زمرے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو سرکاری گزٹ میں اس مقصد کے لئے نوٹیفائی کئے گئے ہوں۔

(h)ہراساں کرنا"کوئی بھی ناخوشگوار جنسی پیشرفت، جنسی حمایت یا کوئی دوسری زبانی یا تحریر یا بلاغ یا جنسی نوعیت کا جسمانی طرز عمل یا جنسی طور پر برتاؤ کرنے والے رویوں کی درخواست، کام کی کارکردگی میں مداخلت کا باعث بننے یا خوفناک، معاندانہ یا اشتعال انگیز کام کا ماحول پیدا کرنے کا مطلب ہے، یا ایسی درخواست کی تعمیل کرنے سے انکار کرنے یا ملازمت کے لa ایک شرط بنا کر شکایت کرنے والے کو سزا دینے کی کوشش۔

(i) "انکوائری کمیٹی" سے مراد سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت قائم انکوائری کمیٹی ہے۔

(ج)"انتظامیہ" سے مراد کسی شخص یا اشخاص کا ادارہ ہوتا ہے جو کسی تنظیم کے امور کے انتظام کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے اور اس میں آجر شامل ہوتا ہے۔

(ک)"محتسب" سے مراد اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ محتسب ہے۔

(ایل)"تنظیم" کا مطلب ہے وفاقی یا صوبائی حکومت کی وزارت، ڈویژن یا محکمہ، کارپوریشن یا کوئی خود مختار یا نیم خود مختار ادارہ، تعلیمی ادارے، طبی وفاقی یا صوبائی حکومت یا ضلعی حکومت یا رجسٹرڈ سول سوسائٹی ایسوسی ایشن کے زیر انتظام یا ہسپتال یا طبی ادارے کنٹرول ہیں۔ نجی طور پر ایک تجارتی یا صنعتی اسٹیبلشمنٹ یا ادارہ، ایک کمپنی کا نظم و نسق جو کمپنیز آرڈیننس، 1984 میں بیان کردہ کمپنی اور اس میں نجی شعبے کی کوئی اور تنظیم یا ادارہ شامل ہے۔

(م)"نظام الاوقات" کا مطلب ہے اس ایکٹ سے منسلک شیڈول؛

(ن)"کام کی جگہ" کا مطلب کام کی جگہ یا احاطہ ہے جہاں ایک تنظیم یا آجر چلاتا ہے اور اس میں عمارت، فیکٹری، کھلا علاقہ یا ایک بڑا جغرافیائی علاقہ شامل ہوتا ہے جہاں تنظیم یا آجر کی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں اور کسی بھی صورتحال سمیت دفتر سے باہر سرکاری کام یا سرکاری سرگرمی سے منسلک ہے۔ اور

3۔ انکوائیری کمیٹی--- (1) ہر ایک تنظیم اس ایکٹ کے نفاذ کے تیس دن کے اندر انکوائری کمیٹی تشکیل دے گی تاکہ اس ایکٹ کے تحت شکایات کی تحقیقات کر سکے۔

(2) کمیٹی تین ممبروں پر مشتمل ہو گی جن میں کم از کم ایک ممبر ایک عورت ہو گی۔ ایک ممبر سینئر مینجمنٹ سے ہو گا اور ایک ملازمین کا سینئر نمائندہ یا سینئر ملازم ہو گا جہاں سی بی اے نہیں ہے۔ اگر تنظیم مذکورہ بالا بیان کے تحت اپنے اندر سے تین ممبروں کو نامزد کرنے میں ناکام ہو تو ایک یا زیادہ ممبران کو تنظیم کے باہر سے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک چیئرپرسن نامزد کیا جائے گا۔

(3) اگر شکایت انکوائری کمیٹی کے ممبران میں سے کسی کے خلاف شکایت درج کی گئی ہو تو اس خاص معاملے کے لئے ممبر کی جگہ کوئی دوسرا لے گا۔ اس طرح کا ممبر تنظیم کے اندر یا باہر سے ہو سکتا ہے۔

(4) اگر کسی مجاز اتھارٹی کو نامزد نہ کیا گیا ہو تو تنظیم اس ایکٹ کے نفاذ کے تیس دن کے اندر ایک مجاز اتھارٹی کو نامزد کرے گی۔

(4) انکوائری کا طریقہ کار--- (1) انکوائری کمیٹی، تحریری شکایت موصول ہونے کے تین دن کے اندر،

(الف) ملزم کو اس پر لگائے گئے الزامات اور بیانات سے آگاہ کرے گا۔

(ب) ملزم کو الزام لگنے کے دن سے سات دن کے اندر انکوائیری کمیٹی کو دفاع پیش کرنا ہو گا۔ اگر ملزم موقول وجہ کے بغیر مقررہ وقت کے اندر تحریری دفاع پیش کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو کمیٹی معاملہ پر یکطرفہ کاروائی کرے گی۔

(ج) الزام سے متعلق پوچھ گچھ کرے گی اور الزام کی حمایت یا ملزم کے دفاع میں ایسے زبانی یا دستاویزی ثبوتوں کی جانچ پڑتال کریں جو کمیٹی ضروری سمجھے گی اور ہر فریق اپنے خلاف گواہوں پر رجرح کرنے کا حقدار ہو گا۔

(2) اس ایکٹ کی دفعات کے تابع اور اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد کے تحت انکوائری کمیٹی کو انکوائری کرنے کے لئے اپنا طریقہ کار ریگولیٹ کرنے اور بیٹھنے کے لئے جگہ اور وقت مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(3) کمیٹی انکوائری کے سلسلے میں مندرجہ ذیل طریقہ کار کی تعمیل کرے گی۔

(الف) تحقیقات کے عمل میں حاصل کردہ بیانات اور دیگر شواہد کو خفیہ سمجھا جائے گا۔

(ب) کسی تنظیم میں ایک افسر کو اگر ضروری سمجھا جائے تو، اسے ہر پارٹی کو مشورے اور مدد فراہم کرنے کے لئے نامزد کیا جاسکتا ہے۔

(ج) شکایت کنندہ اور ملزم، کو کسی بھی اجتماعی سودے بازی کرنے والے ایجنٹ کے نمائندے، دوست یا ساتھی کی نمائندگی کرنے یا ان کے ساتھ جانے کا حق حاصل ہو گا۔

(د) شکایت کنندہ یا گواہوں کے خلاف ناگوار کاروائی نہیں کی جائے گی۔

(ذ) انکوائری کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ آجر یا ملزم کسی بھی معاملے میں شکایت کنندہ کو اپنی شکایت کی آزادانہ پیروی سے روکنے کے لئے اس کے لئے کوئی معاندانہ ماحول پیدا نہیں کرے گا تاکہ وہ آزادانہ طور پر اس کی شکایت کی پیروی کرنے پر دباؤ ڈال سکے۔ اور

(الف) انکوائری کمیٹی اپنی سفارشات کے تحریری طور پر وجوہات کے ساتھ دے گی۔

(ب) انکوائری کمیٹی انکوائری شروع کرنے کے تیس دن کے اندر اپنے نتائج اور سفارشات مجاز اتھارٹی کو پیش کرے گی۔ اگر انکوائری کمیٹی ملزم کو قصوروار ثابت کرتی ہے تو وہ مجاز اتھارٹی کو درج ذیل میں سے ایک یا زیادہ سزا دینے کی سفارش کرے گی۔

(i) معمولی سزائیں:

(a) سرزرش

(بی) ایک خاص مدت تک ترقی اور انکریمنٹ روکے رکھنا۔

(ج) مخصوص مدت کے لئے ترقی رک جانا، بصورت دیگر کوئی حد مقرر کرنا جسے عبور کرنے پر نااہل کیا جائے۔

(د) شکایت کنندہ کو تنخواہ یا ملزم کے کسی اور ذریعہ سے معاوضہ ادا کرنے کی وصولی؛ ملزم کی تنخواہ یا دیگر زرائع سے شکایت کنندہ کو معاوضہ کی ادائیگی کے لئے وصولی۔

(ii) سنگین سزائیں۔

(الف) کم پوسٹ یا ٹائم اسکیل یا کم تر درجے پر تنزلی ایک وقتی پیمانے پر؛

(ب) جبری ریٹائیرمنٹ؛

(ج) برطرفی

(د) ملازمت سے برخاستگی۔

(ذ) **جرمانہ:** جرمانے کا ایک حصہ شکایت کنندہ کو معاوضے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مالک کی صورت میں، جرمانہ شکایت کنندہ کو ادا ہو گا۔

(5) مجاز اتھارٹی زیلی (4) کے تحت سفارش کردہ جرمانہ انکوائری کمیٹی کی سفارشات کی وصولی کے ایک ہفتے کے اندر نافذ کرے گی۔

(6) انکوائری کمیٹی باقاعدگی سے اجلاس منعقد کرے گی اور صورتحال کی باقاعدگی سے نگرانی کرے گی جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہوں کسی فیصلے سے متعلق ان کی سفارشات مجاز اتھارٹی اور اپیلٹ اتھارٹی کے کسی بھی فیصلے کے تابع لاگو کر دیئے گئے ہیں۔

(7) شکایت کنندہ کو صدمے کی صورت میں تنظیم نفسیاتی مشاورت یا طبی علاج اور اضافی طبی چھٹی کا انتظام کرے گی۔

(8) تنظیم تنخواہ میں کمی یا دیگر نقصانات کی صورت میں شکایت کنندہ کو معاوضہ بھی پیش کر سکتی ہے۔

(5) انکوائری کمیٹی کے اختیارات۔--- (1) انکوائری کمیٹی کے پاس اختیار ہو گا۔

(الف) کسی بھی شخص کو طلب کر کے اس کی حاضری یقینی بنانے اور حلف پر اس کی جانچ دے۔

(ب) کسی بھی دستاویز کی دریافت اور پیش کروانے کا اختیار۔

(ج) حلف نامے پر شواہد حاصل کرنا؛ اور

(د) گواہی ریکارڈ کرنا۔

(2)انکوائری کمیٹی کو اختیار ہے کہ وہ اس ایکٹ کے تحت ہر اساں کیے جانے والے معاملات کی انکوائری کر سکتا ہے، اگر ضرورت ہو تو شکایت کنندہ یا ملزم کا مجاز ڈاکٹر کے ذریعہ طبی معائنہ کروائے، اگر ضروری ہو تو زیلی دفعہ (4) کے تحت ملزم کے خلاف مناسب جرمانے کے سفارش کر سکتا ہے۔

(3)اگر ملزم کے خلاف لگائے گئے الزامات جھوٹے اور بد نیتی پر مبنی ثابت ہوں تو انکوائری کمیٹی شکایت کنندہ کے خلاف مناسب کاروائی کے لئے محتسب کو سفارش کر سکتی ہے۔

(4)انکوائری کمیٹی کارروائی کو خفیہ رکھنے کے لئے ہدایت دے سکتی ہے۔

(6) معمولی اور بڑے جرمانے کے خلاف اپیل۔--- (1) کسی بھی مجاز اتھارٹی کے فیصلے سے متاثرہ فریق پر معمولی یا بڑی سزا دی گئی ہو اس فیصلے کے تحریری صورت میں موصول ہونے کے تیس دن کے اندر دفعہ (س7) کے تحت مقرر کردہ محتسب سے اپیل کر سکتا ہے۔

(1)مجاز اتھارٹی کے فیصلے سے متاثرہ کنندہ محتسب سے فیصلے کے تیس دن کے اندر محتسب سے اپیل کو ترجیح کر سکتا ہے۔

(2)اپیل اتھارٹی، اپیل اور کسی دوسرے متعلقہ مواد پر غور کرنے پر، تیس دن کے اندر اس فیصلے کی توثیق، اس کو مسترد یا اس میں ترمیم کر سکتی ہے جس کے خلاف اپیل دائیر کی گئی ہو اور فیصلہ سے فریقین اور آجر دونوں کو آگاہ کرے گا۔

(3) محتسب کی تعیناتی تک ضلعی عدالت کو، مجاز اتھارٹی کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں سننے کا دائرہ اختیار ہو گا اور اس کے لیے زیلی دفعہ (1) سے (3) جزوی تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوں گی۔

(4) محتسب کی تقرری پر ضلعی عدالت کے روبرو زیر التوا تمام اپیلیں محتسب کو منتقل کی جائیں گی جو اس معاملے سے اس مرحلے سے آگے جا سکتی ہے جس مقام پر اس منتقلی سے فورا. زیر التواء تھا۔

(7) محتسب.- (1)ایکٹ ہذا کے مقاصد کے لئے حکومت ایک محتسب تعینات کرے گی، جس کی عمر (65) سال سے زیادہ اور پینتالیس (45) سال سے کم نہیں ہو گی اور وہ ہو گا-

(الف)ایک شخص، جو ہے، یا رہا ہے، یا ہائی کورٹ کا جج بننے کے لئے اہل ہے۔ یا

(ب) کم از کم پندرہ (15) سال ملازمت تجربے کے ساتھ قانون کا پس منظر رکھنے والی معروف شہرت کے حامل کا ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم۔ یا

(ج) ایک ایسا شخص، جو ایک اچھی شہرت کے سول سوسائٹی تنظیم یا کسی سماجی بہبود کی تنظیم کے ساتھ 15 سال سے کام کر رہا ہے یا کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو اور اس کے ساتھ کسی تسلیم شدہ قومی یا بین الاقوامی یونیورسٹی سے کم از کم بیچلر یا اس کے مساوی قانون کی ڈگری کا حامل ہو۔

(1) کسی بھی فیصلے، حکم نامے یا کسی عدالت یا عدالتی کارروائی کے برعکس موجودہ محتسب جو کہ خیبر پختونخوا، کام کے مقام پر خواتین کی ہراسانی ترمیمی ایکٹ مجریہ، 2019 سے پہلے تعینات کیا گیا ہے قانونی طور پر درست تصور ہو گا۔

(2) کوئی شخص محتسب مقرر ہونے کا اہل ہو گا جو ہائی کورٹ کا جج رہا ہو یا وہ ہائی کورٹ کا جج مقرر ہونے کا اہل ہو۔ محتسب اس ایکٹ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق ایسے عملے کی بھرتی کر سکتا ہے اور اس کے لئے مالیات متعلقہ حکومتیں فراہم کرے گی۔

A-7۔ اومبڈپرسن کا قائم مقام۔--- اگر کسی موقع پر محتسب کا عہدہ خالی ہو گا یا کسی بھی وجہ سے وہ فرائض کی ادا کے قابل نہ ہو تو حکومت خیبر پختونخوا قائم مقام محتسب مقرر کرے گی جو محتسب کے فرائض سر انجام دے گا اور اختیارات کا استعمال کرے گا اور وہ تمام تر مراعات کے مستحق ہوں گے جو محتسب کے لئے منظور کردہ ہیں۔

B-7۔ عہدے کا حلف۔--- محتسب شیڈول ۲ کے مطابق دفتر میں داخلے سے قبل صوبہ خیبر پختونخوا کے گورنر کے سامنے اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔

8۔ محتسب شکایت کی تحقیق کرے گا--- (1) کسی بھی ملازم کے پاس یہ اختیار ہو گا کہ وہ محتسب یا انکوائری کمیٹی میں شکایت درج کرائے۔

(2) محتسب شکایت موصول ہونے کے 3 دن کے اندر ملزم کو تحریری اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کرے گا۔ تحریری نوٹس کی وصولی کے بعد ملزم پانچ دن کے اندر محتسب کو تحریری دفاع داخل کرے گا اور معقول وجہ کے بغیر ایسا کرنے میں اس کی ناکامی پر محتسب یکطرفہ طور پر معاملے کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ دونوں فریق محتسب کے سامنے اپنی نمائندگی کر سکتی ہے۔

(3) محتسب اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق معاملے کی تحقیقات کرے گا اور جس طرح مناسب سمجھے کارروائی کرے گا۔

(4)اس ایکٹ کے تحت تحقیقات کے مقاصد کے لئے، محتسب کو کسی بھی دفتر یا کسی تنظیم کے ممبر سے کوئی معلومات فراہم کرنے یا دستاویز کو پیش کرنے کا حکم دے سکتا ہے جو محتسب کی رائے میں اس کے عمل میں متعلقہ اور مددگار ہے۔

(5) محتسب اپنے فیصلے کو ریکارڈ کرے گا اور احکامات کے نفاذ کے لئے دونوں فریقوں اور متعلقہ تنظیم کی انتظامیہ کو آگاہ کرے گا۔

9. صدر یا گورنر سے رجوع کرنا۔--- سیکشن 8 کی ذیلی دفعہ (5) کے تحت محتسب کے فیصلے سے متاثرہ کوئی بھی شخص چاہے تو فیصلے کے تیس دن کے اندر اندر اس معاملے پر صدر یا گورنر سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ اس حوالے سے جیسا مناسب سمجھے حکم دے سکتا ہے۔

10. محتسب کے اختیارات۔

(1) محتسب کو اس ایکٹ کے مقصد کے لئے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو ضابطہ برائے ضابطہ دیوانی مجریہ، 1908 (ایکٹ نمبر VII آف 1908) کے تحت مندرجہ ذیل امور کے لیے سول عدالت دیئے گئے ہیں۔

(i کسی بھی فرد کو طلب کر کے حاضری یقینی بنانا اور حلف پر اس کی جانچ کرنا۔

ii.) پیشی کرانا۔

iii.) حلف نامے پر شواہد حاصل کرنا؛

iv.) گواہوں کی جانچ کے لئے کمیشن جاری کرنا۔

v.) معائنہ یا تفتیش کے مقصد کے لئے کسی بھی احاطے میں داخل ہونا جہاں محتسب کو یہ یقین کرنے کی کوئی وجہ ہو کہ معاملے سے متعلق کوئی معلومات وہاں ہو سکتی ہے۔

vi.) محتسب کے پاس وہی اختیارات ہوں گے جیسے ہائیکورٹ کو کسی بھی فرد کو اس کی توہین کی سزا دینے کے لئے حاصل ہیں۔

vii) محتسب شکایت کے بارے میں فیصلہ سناتے ہوئے دفعہ 4 کے ذیلی دفعہ (4) میں مخصوص معمولی یا بڑی سزاؤں میں سے کسی کو عائد کر سکتا ہے۔

11- آجر کی ذمہ داری۔

(1) آجر کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس ایکٹ کے نفاذ کو یقینی بنائے، جس میں ان کے انتظامیہ کے ایک حصے کے طور پر انتظامی پالیسی میں کام کی جگہ پر ہراساں ہونے کے خلاف تحفظ کے لئے ضابطہ اخلاق کو شامل کرنا ضروری ہے اور دفعہ 3 کے تحت انکوائری کمیٹی تشکیل دینے اور سیکشن 4 کے تحت ایک مجاز اتھارٹی کو نامزد کرے۔

(2) انتظامیہ اس ایکٹ کے آغاز کے چھ مہینے کے اندر ضابطہ اخلاق کی کاپیاں انگریزی میں اور ساتھ ہی ملازمین کی اکثریت کی سمجھ میں آنے والی زبان میں دفتر اور کام کی جگہ پر نمایاں جگہ آویزاں کے گی۔

(3) آجر کی اس سیکشن کی دفعات کی تعمیل میں ناکامی کی صورت تنظیم کا کوئی ملازم ڈسٹرکٹ کورٹ کے سامنے درخواست دائر کر سکتا ہے اور جرم ثابت ہونے پر آجر پر جرمانہ عائد ہو گا جو ایک لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے لیکن پچیس ہزار روپے سے کم نہیں ہو گا۔

(12) **اس ایکٹ کی دفعات کسی دوسرے قانون کے ساتھ اضافی مگر متصادم نہیں۔** اس ایکٹ کی دفعات موجودہ وقت کے لئے کسی دوسرے قانون میں اضافی مگر متصادم نہیں ہو گی۔

13. قواعد بنانے کا اختیار۔---وفاقی حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کو انجام دینے کے لئے قواعد تشکیل دے سکتی ہے۔

جدول-1 (ملاحظہ کریں دفعہ 2 کا شق (c) اور (m))۔

CODE OF CONDUCT FOR PROTECTION AGAINST HARASSMENT OF WOMEN AT THE WORKPLACE

ملازمت کی جگہ پر خواتین کی ہراساں کے خلاف تحفظ کے لئے ضابطہ اخلاق۔

ہر گاہ کہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ جہاں پر کام کرنے کی جگہ پر ضابطہ اخلاق بنانا بہتر ہے اس لئے کہ خواتین کو ہراساں ہونے کے خلاف تحفظ اور حفاظت فراہم کرنے کے لئے ضابطہ اخلاق بنایا جائے جس کے تحت مندرجہ ذیل میں ضابطہ اخلاق مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے تحت یہ ذیل میں فراہم کی گئی ہے۔

(i) یہ ضابطہ تمام ملازمین، بشمول انتظامیہ، اور تنظیم کے مالکان کو ہراساں اور دھمکیوں سے پاک کام کے ماحول کو یقینی بنانے کے لیے ایک رہنما اصول مہیا کرتا ہے۔

(ii) "ہراساں کرنے" کا مطلب ہے کسی بھی ناخوشگوار، ناپسندیدہ جنسی پیشرفت، یا جنسی رویوں سے برتاؤ، کام کی کارکردگی میں مداخلت کا باعث یا خوفناک، نفرت انگیز یا اشتعال انگیز کام کا ماحول پیدا کرنا، یا اس طرح کی درخواست کی تعمیل سے انکار کرنے پر شکایت کنندہ کو سزا دینے کی کوشش یا ملازمت کی شرط بنا دیا گیا ہو۔ مذکورہ بالا تنظیم اور کام کی جگہ پر ناقابل قبول سلوک ہے، بشمول کسی بھی تعامل یا صورتحال میں جو دفتر سے باہر سرکاری کام یا سرکاری سرگرمی سے منسلک ہوتا ہے۔

وضاحت: کام کے ماحول میں ہراساں کرنے کے تین اہم مظاہر ہیں۔

(الف) اختیارات کا غلط استعمال۔

اتھارٹی میں کسی فرد کا شکایت کنندہ سے جنسی استحصال کے لئے ملازمت کے کچھ خاص فوائد رکھنے یا حاصل کرنے کے لئے، خواہ وہ اجرت میں اضافہ ہو، ترقی، تربیت کا موقع ہو، تبادلہ ہو یا ملازمت کا مطالبہ ہو۔

(ب) معاندانہ ماحول پیدا کرنا:

کسی بھی غیر ناپسندیدہ جنسی پیشرفت، جنسی خوشنودی یا جنسی نوعیت کے دیگر زبانی یا جسمانی طرز عمل کی درخواست، جو کسی فرد کی کام کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے یا ایک ڈراونا، معاندانہ، مکروہ یا اشتعال انگیز کام کا ماحول پیدا کرتی ہے۔

عام طور پر "معاندانہ ماحول" کے دعوے کے لئے، جارحانہ طرز عمل کا نمونہ ڈھونڈنے کی ضرورت ہوتی ہے، تاہم، ان معاملات میں جب ہراسانی خاص طور پر شدید ہوتی ہے، جیسے جسمانی رابطہ سے متعلق معاملات میں کوئی ایک واقعہ بھی جرم تصور ہو گا۔

(ج) جوابی کارروائی / رد عمل:

جنسی حق دینے سے انکار کے نتیجے میں انتقامی کارروائی ہو سکتی ہے، جس میں ملازمین کے مستقبل کی ترقیوں یا تربیت کے مواقع کو محدود کرنا، کارکردگی کے جائزہ رپورٹس میں ہیرا پھیری کرنا، ملازم کے خلاف مذاق کا ماحول بنانا یا اس کے حقوق تک رسائی کو محدود کرنے کے دیگر طریقے بھی ہراساں کرنے کا ایک حصہ ہیں۔

(iii) ہراساں کرنے کی شکایت کو حل کرنے کے لئے غیر رسمی طریقہ کار اختیار کرنا، شامل فریقوں کے مابین ثالثی اور سخت رازداری کی بنیاد پر صلاح مشورہ بھی اس میں شامل ہیں۔

(iv) شکایت کنندہ یا اس مقصد کے لئے شکایت کنندہ کا نامزد فرد غیر قانونی طور پر ہراساں ہونے کے واقعے کی اطلاع اپنے سپروائزر، یا انکوائری کمیٹی کے ممبر کو دے سکتا ہے، ایسی صورت میں سپروائزر یا کمیٹی کا ممبر اس معاملے پر اس کا ازالہ کر سکتا ہے۔ اس ضابطہ کی روح میں صوابدید۔ درخواست زبانی یا تحریری طور پر کی جاسکتی ہے۔

(v) اگر اس معاملے کو غیر رسمی سطح پر چھان بین کے لئے اٹھایا جاتا ہے تو، دفتر یا ہیڈ آفس کا سینئر منیجر خفیہ طریقے سے تفتیش کرے گا۔ اس معاملے کو رازدارانہ طریقے سے حل کرنے کی نیت سے مبینہ ملزم سے رابطہ کیا جائے گا۔

(vi) اگر غیر رسمی کاروائی کے لئے لیا گیا کیس سنگین نوعیت کے ہراساں کیس کا جائزہ لینے والا رکن یا افسر سمجھے کہ اس کو باقاعدہ انضباطی کاروائی کے لئے لیا جائے تو شکایت کنندہ کی رضامندی سے کیس کو باقاعدہ شکایت کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔

(vii) شکایت کنندہ کو غیر رسمی چینل کے ذریعہ ہراساں کرنے کی شکایت لینا ضروری نہیں ہے۔ وہ کسی بھی وقت باضابطہ شکایت درج کر سکتی ہے۔

(viii) شکایت کنندہ اپنے انچارج، سپروائزر، سی بی اے کے نامزد کردہ یا کارکن کے نمائندے کے ذریعہ یا براہ راست انکوائری کمیٹی کے ممبر سے رجوع کر سکتا ہے۔ کمیٹی ممبر جس سے رابطہ کیا جائے پر لازم ہے کہ وہ تحقیقات کا عمل شروع کرے۔

سپروائزر اس عمل کو آسان کرے گا اور اس کے لئے لازم ہے کہ وہ انکوائری کو چھپانے یا اس میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔

(ix) انکوائری کے عمل میں معاونت تنظیم کے کسی بھی ممبر سے مانگی جاسکتی ہے جس سے ایسے معاملے میں معاونت کے لئے رابطہ کیا جائے گا۔

(x) آجر عارضی طور ایسے ایڈجسٹمنٹ کرنے کی پوری کوشش کرے گا کہ ملزم اور شکایت کنندہ کا انکوائری کی مدت کے دوران سرکاری مقاصد کے لئے ایک دوسرے سے رابطہ / بات چیت کرنے کا امکان نہ رہے۔ اگر دونوں ایک دفتر میں بیٹھے ہوں تو عارضی طور پر دفتر کو تبدیل کرنا شامل ہو گا، یا کوئی اضافی چارج (اپنے معاہدے سے زیادہ یا اس سے زیادہ) لے لیں جس سے ایک فریق کو دوسرے کی ملازمت کی شرائط پر حد سے زیادہ اختیارات مل سکتے ہیں۔ آجر ملزم کو چھٹی پر بھیجنے کا فیصلہ بھی کر سکتا ہے، یا اگر ضرورت ہو تو غلط روی کے کیس سے نمٹنے کے لئے رائج طریقہ کار کے مطابق ملزم کو معطل کر سکتا ہے۔

(xi) کسی بھی پارٹی کی طرف سے انتقامی کارروائی کی سختی سے نگرانی کی جانی چاہئے۔ تفتیشی کام کے عمل کے دوران، تشخیص، روزمرہ کے فرائض، رپورٹنگ ڈھانچے اور کسی بھی متوازی انکوائری بھی سختی سے نگرانی کی جانی چاہئے تاکہ دونوں طرف سے کسی قسم کی انتقامی کارروائی سے بچا جاسکے۔

(xii) ہراساں کرنا عام طور پر ساتھیوں کے درمیان ہوتا ہے جب وہ تنہا ہوتے ہیں، لہذا عام طور پر شواہد پیش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کی سختی سے سفارش کی جاتی ہے کہ عملہ کسی سے ناجائز سلوک کی اطلاع فوری طور پر کسی ایسے فرد کو دیں جس پر ان کا اعتماد ہے، چاہے وہ اس وقت باضابطہ شکایت کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ اگرچہ فوری طور پر اطلاع نہ دینا معاملے کی حقائق کو متاثر نہیں کرے گا۔ اور

(xiii) ضابطہ اخلاق میں خواتین کو ملازمت کی جگہ سے ہراساں کرنے سے بچانے کے بارے میں کم سے کم طرز عمل کے معیارات مرتب کرتا ہے لیکن اس سے تنظیم کی جانب سے کسی بہتر انتظام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور نہ ہی کسی ادارے میں کام کرنے والے ملازمین کی جانب سے مذاکرات کے ذریعے آجروں سے ملازمین کے لئے حاصل کی جانے والی کسی تحفظ کو روکتا ہے۔

جدول-II

(سیکشن B7 دیکھیں)

پارٹ- A

(غیر مسلم کے لئے)

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔پوری ایمانداری سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا۔

قسم کی قسم کھائیں کہ میں پاکستان کے ساتھ سچا ایمان اور بیعت کروں گا،

اسی طرح..... محتسب، میں اپنے فرائض اپنی قابلیت کے مطابق اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قوانین کے مطابق، اور بغیر کسی خوف واحسان، بغیر کسی بعض وحکایت پوری ایمانداری کے ساتھ انجام دونگا۔

کہ میں اپنی ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری طرز عمل یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔

اور یہ کہ میں کسی بھی معاملے کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر یہ میرے علم میں آئے یا جو میرے زیر غور لایا جائے گا، یا محتسب کی حیثیت سے میرے علم میں آئے کسی پر ظاہر نہیں کرونگا۔ سوائے اس کے کہ محتسب کی حیثیت سے میرے فرائض منصبی انجام دینے کے لئے ضروری ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ میری مدد فرمائے۔(آمین)

پارٹ- B

(مسلمان کے لئے)

(اللہ کے نام پر جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا، مہربان ہے)

میں نے..... قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اللہ کے آخری کتاب قرآن مجید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، قیامت اور قرآن و سنت کے تمام تقاضوں اور تعلیمات پر یقین رکھتا ہوں۔

یہ کہ میں پاکستان کے ساتھ سچا اور وفادار رہونگا:

یہ کہ محتسب کی حیثیت سے، میں اپنے فرائض پوری ایمانداری اور اعتماد کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق سرانجام دوں گا۔

کہ تمام حالات میں، میں قانون کے مطابق لوگوں کے ساتھ ہر طرح کا حق ادا کروں گا، بغیر کسی خوف و محبت کے اور نہ ہی کسی محبت یا ناجائز:

کہ میں اپنے ذاتی مفادات کو کبھی بھی اپنے سرکاری طرز عمل یا سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

اور یہ کہ میں کسی بھی معاملے کو کسی بھی شخص سے براہ راست بات چیت یا انکشاف نہیں کروں گا جو میرے زیر غور لایا جائے گا یا مجھے محتسب اسپنسر کی حیثیت سے پہچانا جائے گا، سوائے اس کے کہ محتسب کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی انجام دینے کے لئے ضروری ہو۔

میرے اللہ سبحانہ وتعالی میری مدد فرمائیں۔(Ameen)۔

مقاصد اور اسباب کا بیان

اس ایکٹ کا مقصد خواتین کے لئے کام کرنے کا ایک محفوظ ماحول بنانا ہے، جو وقار کے ساتھ کام کرنے کے ان کے حق کی تکمیل کی سمت نظر میں ہراساں، بدسلوکی اور دھمکی سے پاک ہے۔ اس سے کام کی اعلی پیداوار اور زندگی کے بہتر معیار کو بھی قابل بنائے گا۔ ہراساں کرنا ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے جس میں محنت کش خواتین کو درپیش بہتریوں کو روکنا ہے جو اپنے اور اپنے کنبے کو غربت سے نکالنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔

اس ایکٹ کے ذریعے خواتین کو ہر سطح پر اس ملک کی ترقی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی راہیں کھلیں گی۔

یہ قانون مردوں اور عورتوں کے لئے مساوی مواقع کے اصولوں اور آئین میں متعین امتیازی سلوک کے خوف کے بغیر معاش حاصل کرنے کے ان کے حق پر مبنی ہے۔ یہ ایکٹ لیبر کے اعلیٰ بین الاقوامی معیار اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے حکومت کی وابستگی پر عمل کرتا ہے۔ یہ حقوق انسانی کے اعلامیے، کارکنوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے خواتین کے خلاف ہر طرح کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن اور کارکنوں کے حقوق پر ILO کے کنونشن 100 اور 111 پر بھی عمل کرتا ہے۔ یہ ہمارے ملک میں اسلام کے اصولوں اور دیگر تمام مذاہب کی پاسداری کرتی ہے جو خواتین کے وقار کو یقینی بناتی ہے۔

اس ایکٹ کے تحت تمام سرکاری اور نجی تنظیموں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اندرونی ضابطہ اخلاق اپنائے اور شکایت / اپیل کا طریقہ کار اپنائے جس کا مقصد تمام کام کرنے والی خواتین کے لئے ایک خوفناک اور غلط استعمال سے محفوظ کام کرنے کا ماحول قائم کرنا ہے۔ یہ وفاقی اور صوبائی سطح پر بھی محتسب قائم کرے گا۔

وزیر نگران

یوسف رضا گیلانی

وزیر اعظم

خیبر پختونخوا میں رواج ونگ کے خاتمے کا قانون

مجریہ ۲۰۱۳

(خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر دو۔2013)

خیبر پختون خوا کے گورنر کی منظوری سے خیبر پختونخوا گزٹ میں پہلی مرتبہ شائع کردہ 21 جنوری، 2013

ایک ایکٹ،

جس کا مقصد "ونگ" نامی ایک سماجی برائی کا خاتمہ کرنا ہے۔

ہر گاہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ضمانت دیتا ہے کہ انسان کی عزت، اور قانون کے تابع، گھر کی چار دیواری کی تقدس، کی احترام ہو گی اور ریاست شادی اور کنبہ کی حفاظت کرے گی۔

اور ہر گاہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین طے کرتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر، اسلام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق اپنی زندگی کا حکم دینے اور ان کی سہولیات کی فراہمی کے لئے اقدامات کیے جائیں گے جو قرآن و سنت کے مطابق زندگی کے مفہوم کو سمجھنے کے قابل ہو۔

اور ہر گاہ شریعت خواتین کو اپنی مرضی کے ساتھ جائز شادی کرنے کا حق دیتا ہے۔

اور ہر گاہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ائین ریاست کو حکم دیتا ہے کہ معاشرتی انصاف کو فروغ دے اور معاشرتی برائیوں کو ختم کریں

اور ہر گاہ بھی ایسی برائیوں کے خاتمے کے لئے اقدامات کرنا فائدہ مند ہے۔

لہذا بزریعہ مندرجہ ذیل قانون سازی کی جاتی ہے۔

1. **مختصر عنوان، حد اور آغاز۔**--- (1) اس ایکٹ کو خیبر پختون خوا میں رواج ونگ کے خاتمے کا قانون کہا جائے گا۔
2. اس قانون کا دائرہ کار پورا خیبر پختونخوا تک ہو گا۔
3. یہ ایک ہی وقت میں نافذ ہو گا۔

(2)تعریفات:اس قانون میں جب تک کہ سیاق وسباق سے کوئی دوسرا مطلب تصور نہ ہو۔

(ا)ضابطہ کا مطلب ضابطہ فوجداری مجریہ(1898 کا قانون نمبر)V

(ب)"غگ"کا مطلب ہے ایک رواج، استعمال، روایت یا عمل جس کے تحت کوئی شخص زبردستی عورت کے ہاتھ کا مطالبہ کرتا ہے، اس کی اپنی یا اپنے والدین کی خواہش اور اپنی مرضی کے بغیر یا تو الفاظ کے ذریعہ کھلا اعلان کرکے بولی یا تحریری یا نمائندہ کے ذریعہ یا کسی تاویل، نامعلوم، یا بغض کے ذریعہ، کسی علاقے میں یا عام طور پر عوام کے سامنے عورت اس کے ساتھ یا کسی دوسرے خاص مرد سے منسلک رہے گی اور کوئی دوسرا مرد اس سے شادی یا شادی کی تجویز نہیں کرے گا۔اس کے والدین اور دیگر رشتہ داروں کو دھمکانا کہ وہ کسی بھی دوسرے شخص کو شادی میں ہاتھ دینے سے باز رہے، اور اس میں اس طرح کے اعلامیے کے مطابق کسی اور طرح سے اس طرح کی عورت کی شادی میں رکاوٹ بھی شامل ہو گی۔اور

وضاحت:-اس تعریف کے مقصد کے لئے،غگ میں "آواز"،"نوم" یا کوئی لفظ یا فقرہ بھی شامل ہو گا جو کہ، اس طرح کے اعلان کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(1)"عورت"کسی بھی عمر کی خاتون انسان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(2) اس قانون میں استعمال ہوئے وہ الفاظ اور محاورے جن کی تعریف نہیں کی گئی ہے کہ وہی معافی ہو گی جو متعلقہ قوانین میں ان کو تفویض کیے گئے ہیں۔

(3)غگ کی ممانعت:- کوئی بھی غگ کے ذریعہ شادی میں کسی عورت سے ہاتھ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

(4)سزا:-جو بھی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے کسی بھی قسم کی سزا جس کی مدت کی توسیع سات سال تک ہو سکتی ہے، لیکن وہ تین سال سے کم نہیں ہو سکتی ہے، اور پانچ سو ہزار تک جرمانہ بھی عائد ہو گا۔پانچ سو ہزار روپے یا دونوں۔

(5)اعانت:-جو بھی شخص جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر اور جانتے ہوئے اس ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت کسی جرم کرنے کو آگے بڑھانے یا اس کے لئے کسی بھی عمل کی تیاری یا مدد کرنے کے لئے پیش کش کرتا ہے، وہ اس جرم کا مجرم ہو گا۔اور جرم ثابت ہونے پر دفعہ 4 کے نیچے سزا کا حقدار ہو گا۔

(6)دائرہ اختیار:-اس قانون کے تحت سشن عدالت کو کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو گا

(7)جرم، قابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ: (ا) یہ جرم قابل دست اندازی پولیس، ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہو گا۔(۲)اس ایکٹ کے تحت کاروائی کے لئے ضابطہ فوجداری کے دفعات معمولی تبدیلی کے ساتھ لاگو ہوں گی۔

(8)دوسرے قوانین کو ختم کرنے کے لئے کام کرنا،وغیرہ :- کسی دوسرے قانون میں کوئی بھی چیز مخالف ہونے کے باوجود اس قانون کے دفعات اثر رکھیں گی۔

(9)انفساخ:- خیبر پختونخوا رواج عنگ کے خاتمے کا آرڈیننس،2012(خیبر پختونخوا آرڈ نمبرVI،2012) مجریہ بزریعہ ھذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

THE KHYBER PAKHTUNKHWA COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN ACT, 2016

(KHYBER PAKHTUNKHWA ACT NO. XXVIII OF 2016)

خیبر پختونخوا خواتین کی حیثیت کے کمیشن کا قانون 2016

(خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر XXVIII)

خیبر پختون خوا کے گورنر کی منظوری سے خیبر پختونخوا گزٹ میں پہلی مرتبہ شائع کردہ ۳ نومبر ۲۰۱۶

ایک ایکٹ

خیبر پختونخوا میں خواتین کی حیثیت کی تشکیل نو اور تنظیم نو کا کمیشن

ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ صوبہ خیبر پختون خوا میں خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن کی تشکیل نو اور تنظیم نو کا مظاہرہ کرنا قابل عمل ہے اور اس کو خواتین کے حقوق کے فروغ کے لئے موثر خدمات کی فراہمی اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک اور اس سے وابستہ معاملات اور اس سے وابستہ افراد کے لئے ایک خود مختار حیثیت دینا اور کارکردگی کو بہتر بنانا ہے

لہذا درج ذیل قانون سازی بزریعہ ھذا کی جاتی ہے۔

1. **مختصر عنوان اور آغاز۔**--- (1) اس قانون کو خیبر پختونخوا خواتین کی حیثیت کے کمیشن کا قانون ۲۰۱۶ کہا جائے گا۔

(ii) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

2. **تعریفات:** ۔۔۔۔۔اس ایکٹ میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق سے متضاد کچھ نہ ہو،-

(ا) "چیئرپرسن" سے مراد کمیشن کی چیئرپرسن ہے۔

(ب) "کمیشن" کا مطلب ہے خیبر پختونخوا کمیشن برائے خواتین جس کی تشکیل نو دفعہ ۳ کے تحت کی گئی ہو۔

(ج) "ضلعی کمیٹی" کا مطلب خواتین کی حیثیت سے متعلق ضلعی کمیٹی ہے۔ (د) "حکومت" کا مطلب حکومت خیبر پختونخوا ہے۔

(د) "ممبر" کا مطلب کمیشن کا ممبر ہے۔

(ر)"تجویز کردہ"کا مطلب قواعد وضوابط کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہے۔

(ز)"قواعد"کا مطلب ہے اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد

(س)"ضوابط"کا مطلب ہے اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد وضوابط۔

(ش)منسوخی قانون"سے مراد خیبر پختونخواہ میں خواتین کی حیثیت سے متعلق ایک کمیشن کے قیام کا قانون مجریہ،2009 (خیبر پختونخوا ایکٹ نمبرXIX،2009)جیسا کہ اس ایکٹ کے سیکشن23 کے تحت منسوخ کیا گیا ہے۔اور

(ص)"سیکرٹری"سے مراد کمیشن کا سیکرٹری ہے۔

(۱) کمیشن کی تشکیل نو۔---جیسے ہی ہو سکتا ہے،اس قانون کے آغاز کے بعد، حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، قائم کردہ خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن کی تشکیل نو جو کالعدم قانون کے زیر دفعہ ۴ ہوئی ہے کرے گی۔اس کو"خیبر پختونخوا کمیشن برائے خواتین کی حیثیت"کے نام سے جانا جائے گا

(۲) کمیشن ایک کارپوریٹ باڈی ہو گی جس کی مستقل جانشینی کے ساتھ ایک مشترکہ مہر ہو گی،جو اس قانون کی دفعات کے تابع، جائیداد کے حصول،قبضہ اور منتقلی کے لئے،جو منقولہ اور غیر منقولہ کے اختیارات کا حامل ہو گی اور اس کے نام سے اس کے خلاف مقدمہ یا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

(۳) کمیشن کا مستقل سکریٹریٹ پشاور میں ہو گا اور اس کی ضلعی کمیٹیاں ضلعی سطح پر ہوں گی۔

۴۔ کمیشن کی تشکیل۔---(۱) منسوخ شدہ قانون کے دفعہ ۴ کے تحت جو قائم شدہ کمیشن تشکیل دی گئی ہے اس قانون کے تحت موجودہ چیئرپرسن اور ممبران کی میعاد ختم ہونے تک یا جب تک اس قانون کے تحت نیا کمیشن بننے تک جو بھی پہلے ہو سکتا ہے اپنے فرائض جاری رکھے گی،اس وقت تک اس قانون کے تحت یا نئے کمیشن کے قیام تک جو بھی پہلے ہو سکتا ہے۔

(۲) منسوخ شدہ قانون کے تحت تشکیل دیئے گئے چیئرپرسن اور کمیشن کے ممبروں کی میعاد ختم ہونے کے بعد، کمیشن کی تشکیل نو کی جائے گی جس میں پندرہ(15) سرکاری اور غیر سرکاری ممبر شامل ہوں گے بشمول چیئرپرسن جس کو حکومت

تعینات کرے گی:بشرطیکہ چیئرپرسن ایک خاتون ہو گی اور کم از کم آٹھ(8) غیر سرکاری ممبران بھی خواتین ہوں گی اور کم از کم ایک ممبر صوبہ خیبر پختون خوا کی اقلیتوں سے ہو گا۔

(۳) سرکاری ممبران میں صوبائی اسمبلی کی دو(02)خواتین ممبران شامل ہوں گی، جن میں سے ایک صوبائی اسمبلی میں حکومت اور اپوزیشن لیڈر کے ذریعہ نامزد کی گئی ہے اور سیکرٹری برائے حکومت، زکوٰۃ، اوعشر اور محکمہ سوشل ویلفیئر یا اس کا نمائندہ جو کہ گریڈ ۱۹ سے کم نہیں ہونگے

(۴) غیر سرکاری ممبران بشمول چیئرپرسن مستقل مزاج، اچھی پوزیشن اور شہرت رکھنے والے افراد ہوں گے جو خواتین سے متعلق قوانین کے بارے میں شعور رکھتے ہو اور خواتین کو درپیش معاشرتی، معاشی اور قانونی پریشانیوں سے پوری طرح واقف ہو اور ایسی طرح دیگر قابلیت بھی ہو سکتی ہیں جیسے حکومت تجویز کرے۔؛بشرطیکہ وہ تیس(30)سال سے کم عمر نہ ہوں۔

(۵) غیر سرکاری ممبران اور چیئرپرسن کا تقرر حکومت دفعہ ۸ کے تحت تشکیل شدہ سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کی سفارشات پر کرے گی۔

(۶) چیئرپرسن سمیت کسی غیر سرکاری ممبر کے عہدے کی مدت تین(03)سال ہو گی جو مزید تین سال (03)سال کے لئے بڑھائی جاسکتی ہے، بشرطیکہ وہ پہلے استعفیٰ نہ دے یا قانون ہذا کے تحت نااہل ہو جائے

(۷) کمیشن کا چیئرپرسن اس قانون کے تحت مقاصد کے حصول کے لئے کمیشن کو پالیسی نقطہ نظر پیش کرے گا اور کمیشن کے امور چلانے کے لئے انتظامی اختیار بھی حاصل ہو گا۔

(۸) اگر غیر سرکاری ممبران مستعفی ہو جائے یا بغیر کسی وجوہ کے مسلسل تین اجلاسوں میں شریک نہ ہو جسکا انکے ساتھ کوئی مناسب وضاحت نہ ہو تو اسکی رکنیت منسوخ ہو کر خالی ہو جائے گا اور اس کی رکنیت ختم ہو کر نشست خالی ہو جائے گا، اسی طرح کی خالی اسامی ایک ماہ کے اندر پُر کی جائے گی اور نیا ممبر اپنے پیش رو کی مدت کی جو بھی باقی تھا پورا کرے گا

(۹) چیئرپرسن یا ممبر کی وفات، استعفیٰ یا برطرفی کی وجہ سے ہونے والی کوئی بھی آسامی، حکومت پُر کرے گی۔ نیا چیئرپرسن یا ممبر اپنے پیش رو کی باقی مدت پوری کرنے کے لئے عہدہ سنبھالے گا۔

(۱۰) کسی بھی شخص کو کمیشن کے ممبر کی حیثیت سے تعینات نہیں کیا جاسکتا ہے، اگر وہ

(ا) جو ذھنی طور پر معذور ہو

(ب) جو دیوالیہ قرار دینے کا درخواست گذار ہو

(ج) جو غیر خارج شدہ دیوالیہ ہو

(د) جو غیر اخلاقی جرم میں کسی بھی عدالت سے سزایافتہ ہو

(ر) کسی قانون کی کسی شق کے تحت کسی بھی عہدے پر فائز ہونے سے منع کیا گیا ہو یا

(ز) ایسی پوزیشن کے ساتھ مفادات کا تصادم ہو

بشرطیکہ کسی بھی شخص کو اس شق کے تحت اس وقت تک نہیں ہٹایا جائے گا جب تک کہ اسے سنا جانے کا معقول موقع نہ مل جاتا ہو۔

وضاحت: -اس شق کے مقصد کے لئے، مفادات کے تصادم کا مطلب سرکاری عہدے پر فائز ہونا یا اس کے اہل خانہ کی سرکاری حیثیت کی وجہ سے ہونے والا مالی فائدہ یا ذمہ داری ہے۔

(۵) چیئرپرسن اور ممبران پر لاگو شرائط وضوابط۔--- (۱) تنخواہ اور دیگر الاؤنس اور ممبران اور چیئرپرسن کی خدمت کی شرائط کو قابل ادائیگی، حکومت کی طرف سے تجویز کردہ ہوگی۔

(۲) کمیشن کے چیئرپرسن کو حکومت کے بی پی ایس 21 افسر کے برابر کی حیثیت حاصل ہوگی۔

(۶) کمیشن کے اجلاس۔--- (۱) کمیشن کی اجلاس ضابطے کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق باقاعدہ کیا جائے گا

(۲) کمیشن کی اجلاس جب ضرورت ہو بلایا جائے گا، لیکن کم از کم ایک میٹنگ ہر چار مہینے بعد ہو گا جس کے وقت اور جگہ کا تعین چیئرپرسن طے کر سکتا ہے۔

(۳) چیئرپرسن کمیشن کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا اور اس کی غیر موجودگی کی صورت میں چیئرپرسن ایک کمیشن کے ممبر کو قائم مقام چیئرپرسن کے طور پر نامزد کر سکتا ہے یا اگر اس نے ایسا نہیں کیا ہے تو، موجود ممبران ایک قائم مقام چیئرپرسن کا انتخاب کریں گے۔

(۴) کمیشن کے سات (07) ممبروں کی موجودگی اجلاس کے لئے کورم تشکیل دے گی۔ بشرطیکہ ایسی تعداد میں کم از کم ایک سرکاری ممبر شامل ہو۔

(۵) کمیشن کے فیصلے اجلاس میں موجود اکثریت رائے سے ہی ہونگے اور ٹائی ہونے کی صورت میں، اجلاس کی صدارت کرنے والے شخص کو رائے دہندگی کا حق حاصل ہو گا۔ اجلاس میں ہونے والے فیصلے اور احکامات کا جامع تحریری دستاویزی ریکارڈ ہو گا

(۶) کمیشن غور و فکر کے تحت کسی بھی معاملے کے سلسلے میں متعلقہ مہارت سے تعلق رکھنے والے ممبروں کا انتخاب کر سکتا ہے، جو بحث میں حصہ لے سکتے ہیں، لیکن زیر بحث معاملے کو ووٹ دینے یا اس کے خلاف رائے دینے کا حقدار نہیں ہوں گے۔

(۷) کمیشن کسی بھی سرکاری محکمہ کے نمائندے کو مدعو کر سکتا ہے اگر ضروری ہو، لیکن اس نمائندے کو ووٹ کا حق حاصل نہیں ہو گا۔

(۸) کمیشن کا کوئی عمل یا کارروائی محض کمیشن کی تشکیل میں خالی ہونے یا آسامی کی وجہ سے ناجائز نہیں ہو گی۔

۷۔ کمیشن کا سکریٹری۔--- (۱) حکومت بی ایس-19 عہدے کے ایک سرکاری افسر کو تعینات کرے گی، جو کمیشن کے سکریٹری کی حیثیت سے تین (03) سال سے زیادہ مدت کے لئے کام نہیں کرے گی۔

(۲) سرکار کے حکم کے ذریعہ اپنے عہدے کی مدت میں تبدیلی کے باوجود، سکریٹری اس وقت تک منصب پر فائز رہے گا جب تک کہ اس کا جانشین اپنی ذمہ داریاں نہیں سنبھالتا۔

(۳) سکریٹری اس طرح کے فرائض سرانجام دے گا اور اس طرح کے اختیارات استعمال کرے گا جو ضابطے کے ذریعہ مقرر کیا جاسکتا ہے یا کمیشن اس کو تفویض کرے گا اور،

(الف) کمیشن کا کل وقتی آفیسر ہو گا

(ب) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر کی حیثیت سے کام کرے گا؛ اور

(ج) اس قانون یا اس قانون کے تحت بنائے گئے قوائد کے تحت اپنے تمام یا کوئی بھی اختیار کسی مخصوص مقصد کے لئے کمیشن یا ضلعی کمیٹی کے کسی افسر کو تفویض کر سکے گا۔

(۴) سکریٹری کمیشن کے اجلاسوں کے انعقاد کے حوالے سے کام کرتے ہوئے ذمہ دار ہو گا۔

(الف) چیئرپرسن کی منظوری سے کمیشن کے اجلاس طلب کرے؛

(ب) ایجنڈے کی تیاری، ورکنگ پیپر اور کمیشن کے ممبران میں اس کی تقسیم کرے؛

(ج) کمیشن کے ہر اجلاس کے روداد کی دستاویزی ریکارڈ اور متعلقہ حلقوں کو اس کی فوری ترسیل کرے؛

(د) کمیشن کے فیصلوں پر عمل درآمد کرے؛ اور

(ر) کمیشن کے اجلاس سے منسلک یا پیدا ہونے والے تمام معاملات کی مناسب پیروی۔

(5) مذکورہ بالا معاملات سے بلا تعصب، سکرٹری کمیشن کی نگرانی اور کنٹرول میں کام کرے گا اور اس قانون کے مقاصد کے لئے کمیشن کے سپرد کردہ ذمہ داریاں اور فرائض سرانجام دے گا۔

8. کمیشن کے فرائض۔--- کمیشن،-

(الف) عمل آوری کا جائزہ لینے اور متعلقہ حکام کو موزوں سفارشات پیش کرنے کے لئے، خواتین کی ترقی اور صنفی مساوات کے لئے حکومت کی طرف سے اٹھائے جانے والی پالیسی، پروگراموں، منصوبوں اور دیگر اقدامات کی جانچ پڑتال کریں، جہاں موثر اثرات کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

(ب) تمام صوبائی قوانین، قواعد وضوابط جو خواتین کی حیثیت اور حقوق کو متاثر کرتی ہیں ان کا جائزہ لیں اور امتیازی سلوک کے خاتمہ، خواتین کے مفادات کے تحفظ اور فروغ کے لئے ضروری قانون سازی، ترمیم یا نئی قانون سازی کی تجاویز دیں اور اسلامی

جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق اور بین الاقوامی معاہدوں اور کنونشن کی روشنی میں فرائض کے ذریعے صنفی مساوات کو یقینی بنائے۔

(ج)خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی، انفرادی شکایات اور سماجی دیکھ بال کے لئے سہولیات کی خلاف ورزی کے ازالے کے طریقہ کار اور اداراتی طریقہ کار کی نگرانی، اور متعلقہ فورمز اور حکام کے ذریعہ انصاف اور معاشرتی خدمات کے بہتر انتظام اور موثر فراہمی کے لئے پہل کرنا۔

(د)ہر محکمہ کی پالیسیاں / پروگراموں اور منصوبوں کا جائزہ لیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ صنفی خدشات کو مناسب طور پر حل کریں؛

(ر)حکومت کے مشورے سے ضلعی کمیٹیاں قائم اور تشکیل دیں، جس میں خواتین اکثریت والے ممبروں کی ایک بڑی تعداد شامل ہو اور ایسی شرائط وضوابط پر کسی خاتون چیئرپرسن کی سربراہی میں ہو اور اس مدت کے لئے جو ضابطوں کے ذریعہ تجویز کردہ ہوں تاکہ ضلع میں ہر دفتر کے لئے پالیسیوں / پروگراموں اور منصوبوں کا جائزہ لیں اور ان کا معائنہ کیا جاسکے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ صنفی خدشات کو مناسب طور پر حل کریں۔ بشرطیکہ ضلعی کونسل کی دو خواتین ممبران کو ڈسٹرکٹ کمیٹی میں شامل کیا جائے اور ضلعی کمیٹی کے اجلاس اور کورم ایسے ہوں گے جیسے ضابطے کے تحت تجویز کردہ ہوں۔

(س) عمل آوری کے لئے ضلعی کمیٹی کو رہنما اصول فراہم کریں اور عملدرآمد کی حیثیت سے متعلق وقتاً فوقتاً رپورٹیں کمیشن کو فراہم کریں۔

(ش) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے سالانہ بجٹ کی منظوری۔

(ص)اس ایکٹ کے تحت بنائے جانے والے ضوابط کی منظوری؛

(ض) اپنے ایسے اختیارات اور فرائض کمیشن کے افسران کو تفویض کریں جو کہ کمیشن اس ایکٹ کے موثر نفاذ کے لئے ضروری سمجھتا ہو۔

(ج) کمیشن یا ضلعی کمیٹیوں کے ملازمین کے لئے تقرری، شرائط وخدمت کی شرائط، نظم وضبط اور دیگر خدمات سے متعلق معاملات کے لئے طریقہ کار پیش کریں، جیسا کہ ہو سکتا ہے۔

(ک)اسامیوں کی تخلیق، دوبارہ عہدہ یا خاتمہ بشرطیکہ اسامی بنانے کے دوران مالی مضمرات منظور شدہ سالانہ بجٹ سے تجاوز نہ کریں۔

(ل) ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیں جو کہ کمیشن کے ایسے ممبران پر مشتمل ہوں جو کہ یہ مناسب سمجھے اور ایسے کمیٹیوں کو کوئی بھی معاملہ غور وخوض اور رپورٹ کے لیے حوالہ کرے جو کمیشن مناسب سمجھے اور کسی معاملہ کو زیر بحث لا کر رپورٹ کریں

(م) کوئی دوسری ذمہ داری انجام دیں جو حکومت کے ذریعہ تفویض کی جاسکتی ہے۔

۹۔ ایگزیکٹیو کمیٹی۔--- کمیشن کی چیئرپرسن، سکرٹری اور تین دیگر ممبران پر مشتمل کمیشن کی ایک ایگزیکٹیو کمیٹی ہوگی جس کا انتخاب کمیشن کے ذریعہ کیا جائے گا، جو کمیشن کے فیصلوں اور سفارشات پر عمل درآمد کی نگرانی کا ذمہ دار ہوگا۔

10۔ افسران اور دیگر ملازمین کی تقرری۔--- (1) کمیشن اس طرح کے شرائط وضوابط پر اپنے فرائض کی موثر کارکردگی کے لئے ایسے افسران، مشیروں، ماہرین اور ملازمین کو، جیسے یہ ضروری سمجھتا ہے، کی تقرری کر سکتا ہے جو اس کے شرائط وضوابط قانون ہذا میں بیان شدہ ہے

(۲) کمیشن اس شرائط اور اس مقاصد کے حصول کے لئے اس کے ساتھ وابستہ ہو سکتا ہے، جسکی تجاویز اور معاونت درکار ہو اور قانو ہذا کے تحت جسکی کرنا ضروری ہو

(۳) کسی قانون یا قواعد میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، اس قانون کے آغاز سے قبل کمیشن میں تعینات تمام ملازمین کو، اس قانون کے شروع ہونے پر باقاعدہ بنیاد پر ان عہدوں پر جائز تعینات سمجھا جائے گا۔ مذکورہ عہدوں اور ان کی سنیارٹی کے لئے اہلیت اور تجربہ ان کی تقرری کی تاریخ سے طے شدہ طریقہ کار سے طے کیا جائے گا۔

۱۱. کمیشن فنڈ۔--- (۱) حکومت کے ذریعہ ایک فنڈ قائم کیا جائے گا جس کو خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن فنڈ کے نام سے جانا جائے گا، اس کے بعد "کمیشن فنڈ" کے طور پر حوالہ دیا جائے گا، جس میں شامل ہوگا۔

(ا) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے امور چلانے کے لئے حکومت کی طرف سے ادا کی جانے والی امداد

(ب) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے لئے وفاقی حکومت، صوبائی حکومتوں یا بلدیاتی اداروں کے ذریعہ دیئے گئے تمام امداد، اگر کوئی ہے تو، اور

(ج) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے لئے نجی افراد، قومی اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے ذریعہ دیا گیا چندہ، اگر کوئی ہے تو۔

(۲) حکومت کی عام نگرانی کے تابع، کمیشن فنڈ کمیشن کے زیر انتظام ہوگا، جو مخصوص سرگرمیوں کے لئے اس طرح مختص کرے گا جیسا کہ وہ ضروری سمجھتا ہے۔

(۳) کمیشن فنڈ استعمال کیا جائے گا

(الف) کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے فرائض انجام دینے کے لیے؛

(ب) اسٹیبلشمنٹ چارجز؛ اور

(ج) خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے۔

۱۲. فنڈز کی امانت اور سرمایہ کاری۔--- کمیشن کسی بھی خزانے، ذیلی خزانے یا کسی بینک میں رقم رکھ سکتا ہے جیسا کہ تجویز کیا جاسکتا ہے۔

۱۳. بجٹ اور اکاؤنٹس۔--- (۱) سکریٹری، ہر مالی سال کے سلسلے میں، کمیشن کی منظوری کے لئے اسے تاریخ اور ایسے انداز میں جس طرح سے تجویز کیا جاسکتا ہے، جس میں تخمینہ رسیدیں موجودہ اور ترقیاتی اخراجات اور وفاقی حکومت اور حکومت کی طرف سے بطور گرانٹ اینڈ ایڈ درامد اد شامل ہوں گے جو کہ مقررہ تاریخ تک حکومت کو پیش کی جائے گی۔ بشرطیکہ کہ حکومت کسی بھی سرکاری فنڈ یا گرانٹ کی حد تک مذکورہ تخمینے میں ترمیم کر سکے گی جو وہ ضروری سمجھے۔

(۲) کمیشن کی وصولیوں اور اخراجات کے اکاؤنٹس کو اس طرح کی شکل میں رکھا جائے گا جس کی تجویز کی جاسکے۔

(۳) کمیشن، ہر مالی سال کے اختتام پر، گذشتہ مالی سال کے لئے، اکاؤنٹس اور آڈٹ شدہ بیلنس شیٹ، منافع اور نقصان کا اکاؤنٹ اور آڈیٹر کی رپورٹ کا سالانہ بیان حکومت کے سامنے رکھے گا۔

۱۴. اکاؤنٹس کا آڈٹ۔--- کمیشن کے کھاتوں کا آڈیٹر جنرل پاکستان سالانہ آڈٹ کرے گا۔

۱۵. سالانہ رپورٹ۔--- (۱) کمیشن، ہر مالی سال کے اختتام کے بعد چار (04) ماہ کے اندر، اس سال کے معاملات کے انعقاد سے متعلق حکومت کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گا۔ کمیشن اپنے مالی سال کے اختتام سے چار (04) ماہ بعد میں حتمی شکل دے گا اور آئندہ آنے والے مالی سال کے بجٹ کو حکومت کے سالانہ ترقیاتی منصوبے اور بجٹ میں پیش کرے گا۔

بشرطیکہ اس کی سرگرمیوں سے متعلق کمیشن کی رپورٹس وزیر اعلی خیبر پختون خوا کو پیش کی جائے۔

(۲) ضلعی کمیٹی، ہر مالی سال کے اختتام کے بعد، اس سال کے معاملات کے انعقاد سے متعلق کمیشن کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گی۔ ضلعی کمیٹی اپنے مالی سال کے اختتام سے قبل، حتمی شکل دے گی اور کمیشن کو سالانہ ترقیاتی منصوبے اور آئندہ آنے والے مالی سال کے بجٹ پیش کرے گی۔

بشرطیکہ ضلعی کمیٹی کی سرگرمیوں سے متعلق رپورٹس ضلعی حکومت ناظم کو پیش کی جائیں گی۔

۱۶. مشکلات کا خاتمہ۔---اگر اس قانون کی کسی شق کو عملی شکل دینے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے تو، حکومت، کمیشن سے مشاورت کر کے اس دشواری کو ختم کرنے کے لئے احکامات صادر کر سکتی ہے جو کہ اس قانون کی دفعات، یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد سے متصادم نہ ہوں۔

بشرطیکہ یہ اختیار اس قانون کے شروع ہونے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے لئے دستیاب ہو گا۔

۱۷. کمیشن اور ضلعی کمیٹی کے چیئرپرسن، ممبران اور دیگر عملہ عوامی ملازم ہوں گے۔---چیئرپرسن، ممبران، افسران اور کمیشن اور ضلعی کمیٹیوں کے دیگر ملازمین تعزیرات پاکستان مجریہ 1860 کے دفعہ 21 کی معنی میں عوامی ملازم ہونے کی حیثیت سے سمجھے جائیں گے۔

۱۸. قواعد بنانے کا اختیار۔---حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ، اس ایکٹ کے مقاصد کو انجام دینے کے لئے قواعد تشکیل دے سکتی ہے۔

۱۹. ضابطے بنانے کا اختیار۔---حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ، اس قانون کے مقاصد کو انجام دینے کے لئے ضوابط تشکیل دے سکتی ہے۔

۲۰. منسوخی اور تحفظ۔---(۱) خیبر پختونخوا میں خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن کے قیام کا ایکٹ مجریہ، 2009 کو بزریعہ ھذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۲) مذکورہ منسوخ کے باوجود مذکورہ بالا قانون کے نیچے جو کچھ بھی کیا گیا، کارروائی کی گئی، ضوابط بنائے گئے، اور نوٹیفکیشن یا آرڈر جاری کئے گئے جب تک وہ اس قانون کی دفعات سے متصادم نہیں ہے کو ایسا سمجھا جائے گا کہ وہ اس قانون کے تحت لیا، بنایا یا جاری کیا، اور اس کے مطابق اس پر اثر پڑے گا۔

(۳) منسوخ ایکٹ سے متعلق کسی بھی دستاویز کو اس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے سمجھا جائے گا۔

THE KHYBER PAKHTUNKHWA ENFORCEMENT OF WOMEN'S PROPERTY RIGHTS ACT, 2019

(KHYBER PAKHTUNKHWA ACT NO. XLIV OF 2019)

خواتین کے حقوق جائیداد کی نفاذ کا قانون مجریہ ۲۰۱۹

(خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر XLIV 2019)

خیبر پختون خوا کے گورنر کی منظوری سے خیبر پختونخوا گزٹ میں پہلی مرتبہ شائع کردہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۹

ایک ایکٹ

صوبہ خیبر پختونخوا میں خواتین کے جائیداد کی حقوق کی تحفظ اور حفاظت

ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ بھی خواتین کی ملکیتی حقوق کے تحفظ کی فراہمی کے لئے قانون سازی کی جائے اور اس بات کو یقینی بنانا کہ اس طرح کے حقوق کو ہراساں کرنے، جبر، طاقت یا دھوکہ دہی کے ذریعہ اور اس سے وابستہ یا معاملات سے منسلک معاملات کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

اس کے تحت اس طرح نافذ کیا گیا ہے:

۱۔ مختصر عنوان، حد اور آغاز۔--- (1) اس ایکٹ کو خیبر پختونخوا انفورسمنٹ آف ویمن پراپرٹی رائٹس ایکٹ، 2019 کہا جاسکتا ہے۔

(۲) اس کا دائرہ پورے صوبہ خیبر پختون خوا تک ہو گا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ ہو جائے گی۔

۲۔ تعریفات۔---اس ایکٹ میں، جب تک کہ سیاق وسباق کی ضرورت نہ ہو، مندرجہ ذیل تاثرات کے بالترتیب وہی معانی ہوں گی جو ان کے لئے تفویض کیے جائیں گے، یعنی: -

(الف)"شکایت کنندہ" سے مراد وہ عورت ہے جو شکایت درج کرتی ہے یا جس کے لئے اس کی جائیداد کے ملکیت کے حوالے سے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

(ب)"حکومت" کا مطلب حکومت خیبر پختونخواہ ہے۔

(پ)"محتسب" کا مطلب ہے جو زیر دفعہ 7 خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کی قانون مجریہ ۲۰۱۰ کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔

(د)"مقرر کردہ" کا مطلب ہے قواعد کے ذریعہ تجویز کردہ؛

(ر)"جائیداد" میں کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد شامل ہے۔ اور

(ز)"قواعد" سے مراد اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد ہیں۔

۳۔ محتسب کا اختیار۔---اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اختیارات، فرائض اور اختیارات کے علاوہ، اس ایکٹ کے مقصد کے لئے محتسب کو بھی وہی اختیارات، افعال اور اختیار حاصل ہوں گے جو محتسب کو دیئے گئے ہیں۔ کام کی جگہ میں خواتین کو ہراس کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ مجریہ، 2010 (2010 کا قانون نمبر IV) میں حاصل ہے۔

۴۔ اگر کسی عدالت میں کوئی کارروائی زیر التوانہ ہو تو محتسب سے شکایت۔--- (۱) کوئی بھی خاتون کسی بھی طرح سے اپنی ملکیت یا ملکیتی قبضہ سے محروم ہو جائے تو محتسب کو شکایت درج کر سکتی ہے اگر اس سے متعلق کوئی مقدمہ کسی عدالت میں زیر تجویز نہ ہو

بشرطیکہ محتسب بھی اپنی حرکت پر یا کسی غیر سرکاری تنظیم سمیت کسی بھی فرد کے ذریعہ درج کی گئی شکایت پر، اگر عورتوں کی جائیداد کی ملکیت یا ملکیتی قبضہ رکھنے کے سلسلے میں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کارروائی کا آغاز کر سکتی ہے، تو اگر اس نسبت کوئی مقدمہ کسی عدالت میں زیر تجویز نہ ہو

(۲) محتسب ذیلی دفعہ (1) کے تحت درج شکایت کی ابتدائی جانچ پڑتال کرے گا، اس کے بعد، اگر اس معاملے میں مزید تفتیش یا تفتیش کی ضرورت ہو تو، معاملہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھیج سکتا ہے، جو ریکارڈ طلب کرنے کے بعد، اگر ضرورت ہو تو، اور شکایت کنندہ اور اس کے مخالفین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے، سمری انکوائری کروا کر پندرہ دن کے اندر اندر محتسب کو رپورٹ پیش کرے گا

(۳) اگر اس معاملے میں کسی تفصیلی تحقیقات، تفتیش یا شواہد کی ریکارڈنگ کی ضرورت نہیں ہے تو محتسب کسی بھی ریکارڈ کو منگوانے کے بعد، اگر ضروری سمجھے تو، دفعہ ۵ کے تحت احکامات منظور کر سکتے ہیں۔

(۴) محتسب زیلی دفعہ ۲ کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر، اس طرح کی سمری انکوائری کر سکتا ہے اور اس طرح کے ریکارڈ کے لئے مطالبہ کر سکتا ہے اگر وہ مناسب سمجھے۔

(۵) محتسب متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ کا ریکارڈ سے مقابلہ کر کے اپنی انکوائری کے اختتام اور نتائج اخذ کرنے کے بعد، شکایت کنندہ اور اس کے مخالفین کو ہدایت کرے گا کہ وہ اعتراضات پیش کریں، جس کے بعد وہ سماعت کر سکیں، اور دفعہ ۵ کے تحت ترجیحی بنیادوں پر سات دن کے اندر اندر احکامات منظور کریں گے۔

۵۔ خواتین کو جائیداد کے قبضے کی حوالگی اور ملکیت کی منتقلی وغیرہ۔--- (۱) دفعہ 4 کے تحت کارروائی کے اختتام پر، اگر محتسب اس نتیجے پر پہنچا کہ شکایت کنندہ کو غیر قانونی طور پر اس کی ملکیت یا ملکیتی قبضہ سے محروم کر دیا گیا ہے تو وہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر، کسی سرکاری مشنری کے فرد یا نجی فرد کو ہدایت دے گا کہ وہ ملکیت اور ملکیتی قبضہ سے محروم شکایت کنندہ کو غصب شدہ جائیداد واپس دلا دے جس میں ایسے اقدام شامل ہوں گے جس سے ٹائیٹل درست کیا جا سکے۔

(۲) محتسب جہاں مناسب سمجھے تو ذیلی دفعہ (1) کے نتیجے میں احکامات کی بجاآوری کے لئے زیر دفعہ زیلی امقامی تھانہ کے پولیس انچارج کو بھی ہدایت دے سکے گا۔

(۳) متعلقہ ڈپٹی کمشنر اپنے احکامات پر عمل درآمد کے سلسلے میں سات دن میں محتسب رپورٹ کو تعمیل رپورٹ پیش کرے گا۔

۶۔ عدالتی ریفرنس۔--- (۱) سیکشن 4 اور 5 میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، اگر ابتدائی جانچ پڑتال کی صورت میں، یا ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ موصول ہونے پر یا خود محتسب کے ذریعہ مزید سمری انکوائری کرنے پر محتسب اس نتیجے پر پہنچے کہ اس معاملے میں گہرائی سے تفتیش، تفتیش یا ثبوت کی تفصیلی ریکارڈنگ یا پیچیدہ فیصلے کی ضرورت ہے، وہ جمع کی جانے والی تمام رپورٹس اور مواد کے ساتھ ایک حوالہ مرتب کر کے ساٹھ دن کے اندر اسے دفعہ ۴ زیلی دفعہ ا کے تحت اس شکایت کو دیوانی عدالت جسکے دائرہ اختیار میں آتا ہو، میں پیش کرے گا۔

(۲) کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، دیوانی عدالت دفعہ (1) کے تحت حوالے پر بحیثیت، دیوانی مقدمے ضابطہ دیوانی، مجریہ ۱۹۰۸ کے تحت کارروائی کرے گا۔

۷۔ کسی عدالت میں زیر تجویز معاملے سے متعلق محتسب کو شکایت---- (۱) جہاں کسی عورت کی ملکیت ہونے کے دعویدار کسی جائیداد کی ملکیت یا ملکیتی قبضے کے سلسلے میں کسی عدالت میں کارروائی زیر التوا ہے، وہ اس ذیلی دفعہ کے تحت محتسب کو شکایت درج کر سکتی ہے۔

بشرطیکہ محتسب، اپنی حرکت پر یا کسی غیر سرکاری تنظیم سمیت کسی بھی فرد کے ذریعہ درج کی گئی شکایت پر بھی کسی عورت کی جائیداد کی ملکیت یا ملکیتی قبضہ کے سلسلے میں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کارروائی کا آغاز کر سکتا ہے، جس کی نسبت عدالت میں زیر التواء کیوں نہ ہو

(۲) محتسب زیر دفعہ زیلی (1) کے تحت شکایت کا ابتدائی جائزہ لے گا، اس کے بعد، اگر اس معاملے میں مزید تفتیش یا تفتیش کی ضرورت ہو تو، وہ معاملہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھیج سکتا ہے، جو ریکارڈ طلب کرنے کے بعد، اگر ضرورت ہو تو، اور شکایت کنندہ اور اس کے مخالفین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے، سمری انکوائری کروائیں اور پندرہ دن کے اندر اندر محتسب کو رپورٹ پیش کرے گا۔

(۳) اگر اس معاملے میں کسی تفصیلی تحقیقات، تفتیش یا شواہد کی ریکارڈنگ کی ضرورت نہیں ہے تو محتسب کسی بھی ریکارڈ کو منگوانے کے بعد، اگر ضروری سمجھتا ہے تو، وہ عدالت میں ایک رپورٹ درج کر سکتا ہے، جس میں معاملہ زیر التوا ہے، کہ عدالت میں ہونے والی کارروائی غیر مشروط طور پر ختم کی جاسکتی ہے یا کسی بھی طرح کے عدالتی حکم کے تابع ہو سکتی ہے اور محتسب کو عدالت کے ذریعہ اس ایکٹ کے تحت مزید کارروائی کرنے کی اجازت ہو گی۔

(۴) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت رپورٹ درج کروانے سے پہلے، محتسب شکایت کنندہ اور اس کے مخالفین سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اعتراضات پیش کریں، اور سماعت کے تیس دن کے اندر ہی سماعت اور منتقلی کا حکم دیں کہ آیا ہے، محتسب یا ذیلی سیکشن (3) کے تحت رپورٹ درج کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۵) اگر محتسب زیلی دفعہ ۳ کے تحت حکم کرے کہ رپورٹ کو دائر نہ کیا جائے تو وہ شکایت کنندہ کو دیوانی عدالت سے رجوع کرنے کا مشورہ دے گا

(۶) اگر محتسب کو ذیلی دفعہ (۲) کے تحت رپورٹ موصول ہوا تو وہ مزید تفتیش اور کارروائی کرے گا اگر ضرورت ہو تو

8۔ اپیل۔---جو بھی شخص محتسب کے حکم سے رنجیدہ ہے، وہ اس حکم کے پینتالیس (45) دن کے اندر اندر، پشاور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

9. کرایہ کا نقصان۔---دفعہ ۵ کے تحت کاروائی کے اختتام پر، محتسب نے شکایت کنندہ کو جائیداد کے استعمال سے مذکورہ شکایت کنندہ سے محروم کرنے والے شخص کے ذریعہ ادائیگی کرنے کی ہدایت بھی کر سکتی ہے، یہ جائیداد کرایہ کے برابر ہے۔ مروجہ مارکیٹ ریٹ پر فائدہ اٹھائے گا، اس مدت کے لئے جس کے لئے شکایت کنندہ کو ایسی جائیداد کے استعمال سے محروم کر دیا گیا تھا۔

10. احکامات پر عمل درآمد۔--- محتسب متعلقہ ڈپٹی کمشنر سمیت کسی بھی انتظامی ریاست کے ذمہ دار کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ من و عن حکم کا اجراء کرے جہاں شکایت کنندہ کی ملکیت واقع ہے

11۔ افسر کی تقرری، وغیرہ۔--- اس ایکٹ کے مقصد اور مقصد کو انجام دینے کے لئے، حکومت اس طرح کے افسران کی تقرری ایسے شرائط وضوابط جو مقرر کردہ ہوں کر سکتا ہے۔

عدم دائرہ اختیار۔--- کسی عدالت یا دوسرے اتھارٹی کا دائرہ اختیار نہیں ہو گا کہ:

(الف) اس ایکٹ کے تحت کی جانے والی، کارروائی، یا کیے جانے کا ارادہ، یا حکم، یا کوئی بھی چیز یا مکمل کارروائی کرنے کی صداقت پر سوال کرے۔ یا

(ب) حکم امتناعی دوامی یا عارضی یا اس سے پہلے کسی بھی کاروائی کے سلسلے میں کوئی عبوری حکم دینا، یا کچھ کرنا یا ارادہ کرنا یا مکمل کرنا ہے جو احکامات کے تحت یا محتسب کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

13. قواعد بنانے کا اختیار۔--- حکومت، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ، اس ایکٹ کے مقصد کو انجام دینے کے لئے قواعد تشکیل دے سکتی ہے۔



WEPP-KP
Women's Empowerment & Political Participation

Canada

Project undertaken with the financial support of the Government of Canada.

www.cowater.com